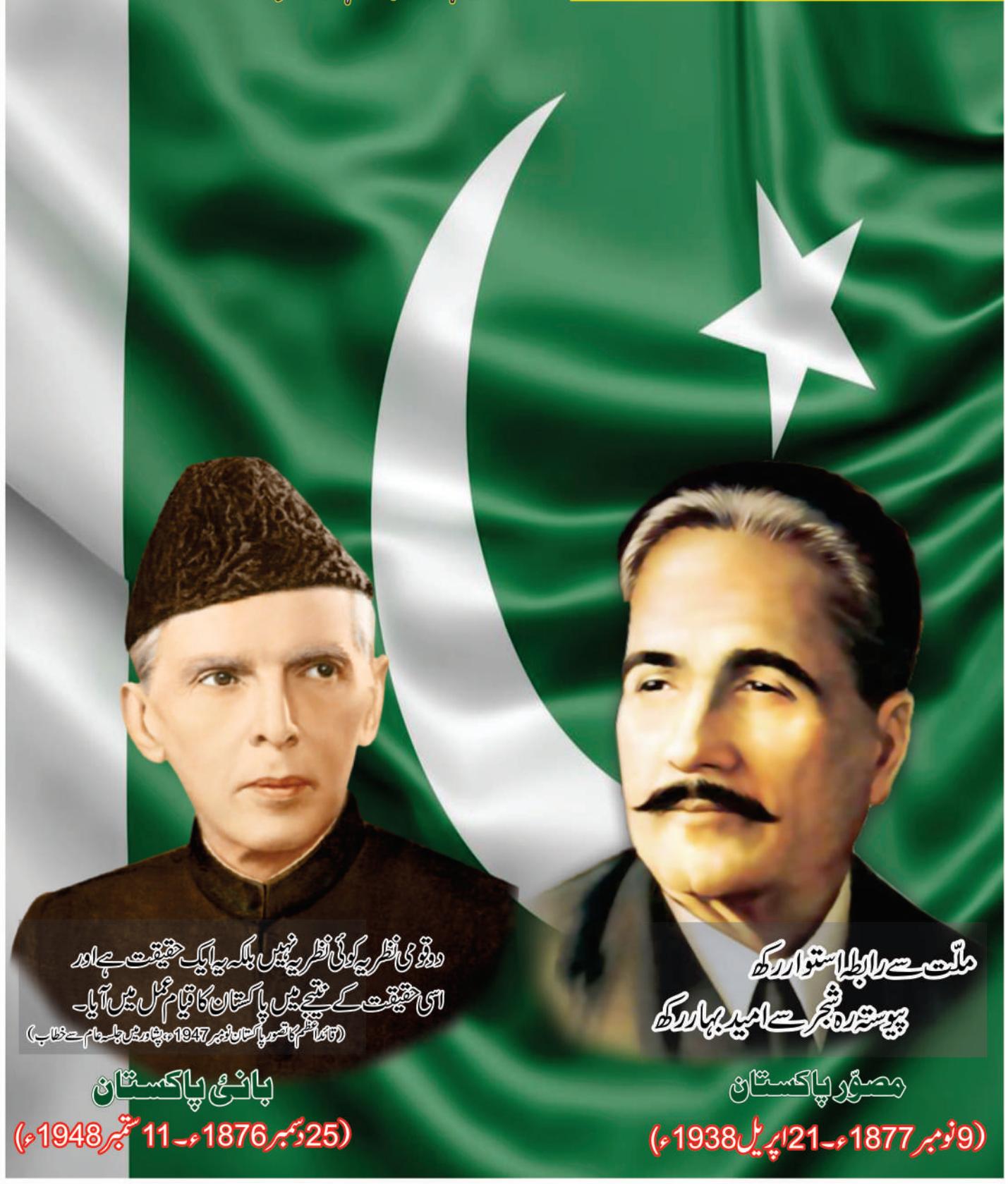


اقبال کی فکری آزادی اور آج کا پاکستان

(یوم اقبال پر نیم غنی سینٹر میں فکر انگیز مذاکرہ)

احباب یقین و عمل کا میدان اور فکری خود مختاری کا ترجمان
ماہنامہ اسلام آباد
امیر نومبر-دسمبر 2021ء



وہی نظر یونی فکر نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے اور
اسی حقیقت کے نتیجے میں پاکستان کا قیام مل میں آیا۔
(ڈاکٹر احمد شفیع اعلیٰ نمبر 1947ء پڑھنے والے نامہ)

ملکت سے رابطہ استوار رک
پھرستہ شہر سے امیر بھار رک

بانی پاکستان

(25 دسمبر 1876ء - 11 ستمبر 1948ء)

దھر پاکستان

(9 نومبر 1877ء - 21 اپریل 1938ء)

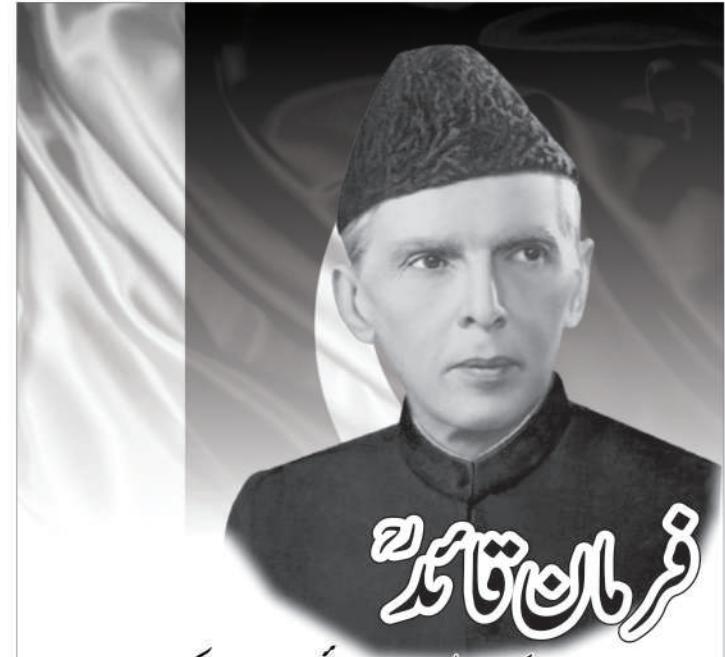
فکر اقبال اور آج کا پاکستان

اقبال ڈی کے حوالے سے نعیم غنی سینٹر میں 20 نومبر 2021ء کو ہونے والے سیمینار کی تصویری جھلکیاں





برتر از اندیشه سود و زیاد ہے زندگی
ہے کبھی جاں اور کبھی تسلیم جاں ہے زندگی
اپنی دنیا آپ پیدا کر اگر زندوں میں ہے
سر آدم ہے، غمیر کن فکاں ہے زندگی



قرمان قائد

میں چاہتا ہوں کہ مسلمان صوبائی عصیت کی بیماری سے نجات حاصل کر لیں۔ ایک قوم جب تک کہ ایک صفت میں نہ چلے کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ ہم سب پاکستانی اور پاکستان کے شہری ہیں اور ہمیں پاکستان کے لیے خدمت، ایثار اور زندگی کا نذر انہ پیش کرنا چاہیے تا کہ ہم پاکستان کو دنیا کی عالی شان اور خود مختار مملکت بناسکیں۔

(بھیت گورنر جنرل کراچی میں خطاب)



”قوموں کی تقدیر، تاثیر اور فوقيت رقبوں یا آبادی کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ ان کے افراد کے علم، عمل، نظم و ضبط اور اخلاقی رویوں سے ہوتی ہے اور قوموں کی تعمیر شکوؤں سے نہیں ذمہ داریاں لینے سے ہوتی ہے،“ (ڈاکٹر فتحیم غنی)

گزشتہ 21 برس سے تعلیم و تربیت اور فکری میدان میں شائع ہونے والا میگزین



نومبر- دسمبر 2021ء شمارہ نمبر 8 جلد نمبر 21



سلطانہ فاؤنڈیشن میں حسب سابق اس سال بھی کر سمس ڈے منایا گیا فاؤنڈیشن میں کام کرنے والے مسیحی افراد اور ان کے اہل خانہ کے اعزاز میں کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ یاد رہے کہ فاؤنڈیشن میں مسیحی برادری سے تعلق رکھنے والے ستر ملاز میں اپنی خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

پاکستان اس لحاظ سے خاص اہمیت کا ملک ہے کہ اس میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ آئینی اور سماجی طور پر کیا گیا ہے۔ اکا ڈکاواقعات کو چھوڑ کر ہمارے معاشرے میں عیسائی بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک روا رکھا جاتا ہے اور ان کی غنی و خوشی میں ہم سب بھر پور حصہ لیتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

03	ڈاکٹر نعیم غنی	اداریہ
04	رپورٹ: رفتہ رشید	مکار اقبال اور تعمیر پاکستان (فکری نشست)
09	محمد پرویز بھگول	اقبال تیری قوم کا اقبال کھوگیا
10	رجحانہ اکبر	اغزادی کردار
12	پروفیسر اے ڈی خان	ایک معلم بطور سفیر
14	امید ڈیک	تعمیر پاکستان میں استاذہ کارکردار (فکری نشست)
17	عبدہ عباسی	روشن ستارے (جنس یوسف صراف منظر)
21	امید ڈیک	راہنمہ زکاب
31	اویس اکبر	پاکستان فیکٹس
32	محمد پرویز بھگول	فاؤنڈیشن راؤنڈ اپ
38	ملک ندیم احمد لطیف	ڈاکٹر نعیم غنی کی باطنی اور یادیں
40	نورین بی بی	پکن
41	رفعت رشید	بزم نوبہل
48	ڈاکٹر نعیم غنی	عطیات



خط و کتابت: ماہنامہ امید، نعیم غنی سفارش، سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس
فراش ٹاؤن، لہٰڑاڑ روڈ، اسلام آباد

فون: 06-2618201
P.O Box: 2700, Islamabad
Umeed@sultanafoundation.org
www.sultanafoundation.org

قیمت: 50 روپے

فاؤنڈریٹر	ڈاکٹر نعیم غنی
چیف ایڈیٹر	حسن نعیم
ایڈیٹر	بیگ راج
ڈپلائی ایڈیٹر	رفعت رشید
استشناٹ ایڈیٹر	نورین بی بی
ترجمہ و تحریص	ندیم احمد لطیف
گرافک ڈیزائنر	علی عمر
ایڈمن و کیمرہ میں	اویس اکبر، ناسک نذری

محمد پرویز بھگول	ریحانہ اکبر
ایڈ واکر رز	(سابق چیئرمین چیئر)
میاں محمد جاوید	ڈاکٹر انعام الرحمن
سلمان تنیم	میجمٹ ٹرینر

اصلاح فکر ایجوکیشن ایڈ ویلفیئر ٹرست (رجسٹری) پراجیکٹس

سلطانہ فاؤنڈیشن نعیم غنی سفارش ہیلتھ کیسر سرو سز

ٹرست ممبران

- ★ انجینئر عزیز یغنی (چیئرمین)
- ★ انجینئر خالد محمود اختر
- ★ انجینئر فیق منہاس
- ★ ڈاکٹر ندیم نعیم
- ★ عبد العزیز سڈل
- ★ پروفیسر اے ڈی خان
- ★ حسن نعیم
- ★ مسٹر صدیقہ نعیم

اصلان فکر ایجوکیشن ایڈ ویلفیئر ٹرست کے تحت نعیم غنی سفارش ہیلتھ کیسر نے خورشید پرستز، اسلام آباد سے چھپا کر دفترہ ماہنامہ "امید" سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراش ٹاؤن، لہٰڑاڑ روڈ، اسلام آباد سے شائع کیا۔ ایڈیٹر

قاائد اعظم کا تصور پاکستان

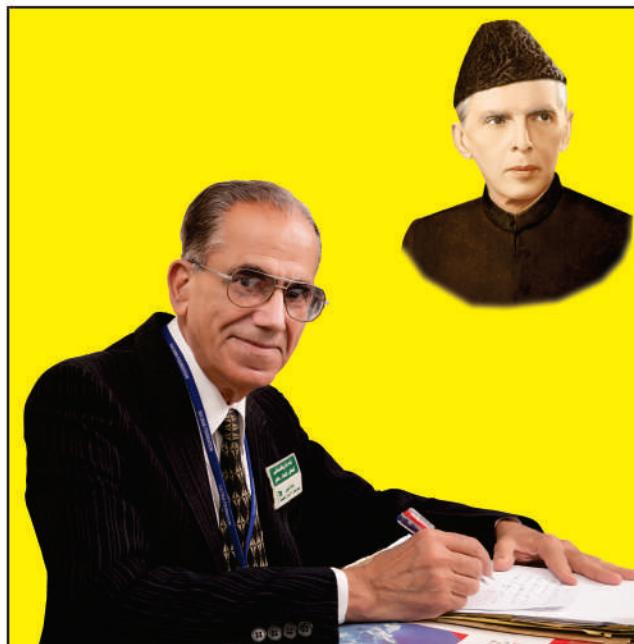
افرادی صلاحیتوں کو بڑھانے کے لئے تعلیم بنیادی عنصر بنتا ہے۔

(دسمبر 2011ء کے شمارے میں شائع ہونے والا محترمڈاکٹر فیض غنی کا اداریہ)

دوسرافوری قدم معاشرے کے استحکام کے لئے قوانین و ضوابط کا احترام اور سلطھ پر قوانین کا اتباع ہے۔ بلدیاتی لوازمات، صوبائی خدمات اور مرکزی التزامات کی بنیادوں پر قانون سازی پوری کی جانی بنیادی ضرورت ہے۔ پھر ہر سلطھ پر ان قوانین کی عملداری کے لئے

انتظامیہ، نگران ادارے اور کج روی کی دادرسی کے فعال عدالتی نظام کا قیام تعمیر پاکستان کی بنیادیں بنیں گے۔ قانون کی یکساں عملداری معاشرے کو استحکام میں لانے کے لئے فوری اقدام میں سے ہے۔

پاکستانی عمارت جس کی بنیادیں پاکستانی ثقافت اور اقدار پر مرصوص ہوں اور یہ عمارت زمان و مکان کے تغیرات اور تندیوں کو سمجھاں



پاکستان ایک ایسی ریاست ہو جو اپنے شہریوں کو ایک منفرد شخص اور مکمل تحفظ دے سکیں ان کے قومی شخص کے اجزاء تربیتی ان کے مثالی معاشرتی عدل، امن، مساوات، ایمان، اتحاد اور تنظیم سے مرصع ہوں۔

ان کا انفرادی شخص ان کے سماجی سرمائے صداقت، امانت، سخاوت، شراکت، کمزوروں کی کفالت، اجنبیوں سے کرامت اور ہر شہری کی دیانت کی حرمت ہو۔ ریاست کی خوبصورتی اور قوت اس کا سماجی نظم و ضبط، باہمی اتحاد اور اس کی تنظیم ہو۔ ہر شہری کے یکساں بنیادی حقوق اور

صلاحیت کے مطابق ذمہ داریاں ہوں۔ انفرادی سلطھ کی ذمہ داریوں کو نبھانے اور سماجی اور اجتماعی سلطھ پر خود مختار ہونے کا وسیلہ علم اور محنت ہو۔ قومی وقار کی اساس حصول علم اور تجدید علم ہو۔ میں الاقوامی سلطھ پر ریاست امن اور تعاوون کی پیغام بروہو۔

ان اہداف کو پورا کرنے کے لئے فوری اقدام میں پہلا مرحلہ سمجھ کا ہے کہ ہم اپنی موجودہ حالت یعنی معاشرے میں جہالت کے گرداب، غربت کی دلدل اور عوامی بے تو قیری اور اشرافی بے حسی کا اقرار کریں۔

فکر اقبال اور تعمیر پاکستان۔ مذاکره

رپورٹ:- رفتہ رشید، ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ امید

بگاڑ ہے میرے خیال میں اس کی وجہ ہمارے اہل علم ہیں۔ جنہوں نے لوگوں کو علامہ اقبال کی تعلیمات کا بتایا ہی نہیں کوچھ کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ 50 فیصد ان پڑھ آبادی کو آگے لگایا گیا ہے۔ عبادات پر زور دیا اور معاملات کو بھول گئے۔ معاملات کا بتایا ہی نہیں۔ یہ باور نہیں کرایا کہ حقوق اللہ تو معاف ہو جائیں گے حقوق العباد نہیں۔ اقبال کے شاہین کو کرگس بنادیا۔ طاقتو رغیب کو نوج کر کھار ہے ہیں۔ یقین جانیں کہ آج پاکستان کے سب سے بڑے دو مسئلے ہیں ایک تعلیم اور ایک

نعم غنی سنتر، سلطانہ فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام ”فکر اقبال اور تعمیر پاکستان“ کے موضوع پر ایک سیمینار ہر روز ہفتہ بتارخ 20 نومبر کو منعقد کیا گیا۔ سیمینار کا مقصد سلطانہ فاؤنڈیشن کے طلباء و طالبات کو فکر اقبال سے آگاہ کرنا تھا۔

پروگرام کا باقاعدہ آغاز پر سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین کی طالبہ ثناء رحمان نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ بعد ازاں



ہدایم پر کوئی توجہ نہیں اور Population Management پر آپ بات نہیں کر سکتے۔ اللہ معاف کرے۔ کہتے ہیں اللہ دے گا۔ لنگرخانے سے اللہ دے گا، کوڑے کے ڈھیر سے اللہ دے گا۔ کیوں لوگ ایسا سوچتے ہیں؟ یہ چند باتیں میں آپ کی سوچ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ ماشاء اللہ یہ ایک بڑی محفل ہے اس میں جو دانشور یہاں پہ موجود ہیں وہ اس پر بھی سوچیں وہ اس کو بھی اپنی سوچ اور فکر کا حصہ بنائیں۔

محترمہ تنزیلہ مظہر کو خیالات کے اظہار کے لئے مدعو کیا گیا: ان کا کہنا تھا، بہت شکر یہ آپ لوگوں کا اور مشکور ہوں کہ نعیم غنی سنٹر اور اصلاح فکر ٹرست نے مجھے موقع دیا۔ میں بہت کتابی اور تفصیل بات نہیں کروں گی میں وہ بات کروں گی کہ جو ہمارے طلباء و طالبات کے لئے مفید ہوں گی۔ جنہوں نے ابھی اپنی زندگی کے فیصلے کرنے ہیں۔

جناب قیصر ریاض نے معزز مہماںوں کا تعارف پیش کیا۔

جناب قیصر ریاض (ریسرچ آفیسر) نے کہا کہ آج کا اہم سوال ہے کہ ہم آج فکری سطح پر کہاں کھڑے ہیں؟ کیا ہم فکری طور پر آزاد ہیں؟ ہماری فکری کیفیت و قابلیت کیا ہے؟ ایسے کیا عناصر ہیں جو ہمیں جی حضوری یا ڈھنی غلامی سے نکلنے نہیں دیتے؟ ہمارا اشیا کو جانچنے کا معیار کیا ہے؟ افکار اقبال سے آج کے دور میں کس طرح استفادہ کیا جا سکتا ہے؟

چیئرمین سلطانہ فاؤنڈیشن محترم انجینئر عزیز غنی نے کہا ”کہ مہماں خصوصی محترم پروفیسر احسان اکبر، جناب عابد اقبال کھاری اور محترمہ تنزیلہ مظہر سمیت سب کی تشریف آوری کا شکر گزار ہوں۔ ایک دو باتیں مختصر آبیاں کروں گا۔ آج جو فکری، معاشی سیاسی اور اخلاقی تناوا ہے بلکہ

خوشحال نظر آتے ہیں۔ تو یہ جو مادہ پرستی کی دوڑ ہے یہ جو ہم ایک مصنوعی دنیا بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم زرعی مملکت ہیں لیکن ہم زراعت کو چھوڑ چکے ہیں اور ہم سارے چاہتے ہیں کہ ہم افسر بن جائیں، ہمیں بس اچھی نوکریاں مل جائیں، ہم قدرت سے بھی دور ہو گئے ہم فطری عمل سے دور ہو گئے ہیں، ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اس مملکت کے جو مسائل ہیں ان کے حل میں ہمیں کیا حصہ ڈالنا ہوگا۔ قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے۔ ہم سب نے مل کر اس ملک کو بنانا ہے۔ پہلا لفظ جتو اور دوسرا لفظ اخلاص ہے۔ ریاست ماں ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنی ماں کو تکلیف نہیں دے سکتے تو ریاست کو کس طرح تکلیف پہنچا سکتے ہیں۔ اخلاص کے ساتھ جب تک

اگر اقبال کی فکر کی بات کریں تو سب سے پہلا لفظ جو مجھے آپ کے لئے سمجھ آتا ہے وہ ہے جتو۔ آپ نے کبھی سوچا کہ جتو کیا ہے۔ جو آپ اس نصاب میں پڑھتے ہیں اُس نصاب سے باہر دیکھنا اُسے دیکھنے کی خواہش رکھنا جتو ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی کامل تخلیق ہے۔ انسان کو اشرف الاخلاقات بناؤ کر بھیجا گیا جس کے پاس دماغ ہے۔ وہ سوچ بھی رکھتا ہے۔ اقبال نے بھی سوچا کہ اُس قوم کے مسئلے کا حل کیا ہے۔ جب انہوں نے تصور کیا تو انہیں اس قوم کے مسئلے کا حل بھی نظر آیا۔ ایک خواب کی صورت۔ ہم اپنی انفرادی زندگی میں خواب دیکھتے ہیں اور پھر اجتماعی زندگی میں ان خوابوں کا اثر ہوتا ہے۔ جب تک آپ اپنی ذاتی



کوشش یا جدوجہد نہیں کریں گے تو اپنی آنے والی نسلوں کے لئے آپ لوگ بھی یہی سب سوال چھوڑ جائیں گے۔ ایک تصور سے علامہ محمد اقبال کو حکیم الامم کا خطاب ملا۔ ان کے تصور کے ساتھ ایک جدوجہد تھی۔ جس سے پاکستان بنانا اور ہم آزاد ہوئے۔ ہمیں کچھ بدل کر کرنا ہو گا۔ اقبال نے مذہب کو بھی فلسفہ خودی میں ڈھالا اور اقبال نے جس چیز پے زور دیا کہ ہمیں اپنے لئے اپنی دنیا خود پیدا کرنا ہو گی اور اپنی صلاحیتوں کو نکھارنا ہوگا۔ پاکستان میں ہم فکری سطح پر کہاں کھڑے ہیں۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

زندگی اور حیثیت میں خود کو بہتر کرنے کی جتو نہیں رکھیں گے یہ معاشرہ درست نہیں ہوگا۔ تبدیلی کا عمل ہمیشہ پہلے خود سے شروع ہوتا ہے۔ اگر آپ یہ جتو نہیں رکھیں گے کہ آپ نے اپنی ذاتی زندگی کو بہتر کرنا ہے تو کوئی آکے آپ کی حالت کو نہیں بدالے گا۔ میں طالبات کو یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ جتو کریں اور آپ ڈھونڈیں کے آپ کیا کرنا چاہتے ہیں اس سے ہم آج کے مسائل سے نکل کر آگے جاسکیں گے۔ ہماری ترجیحات بڑی مادی ہیں۔ بڑی مصنوعی ہیں۔ بہت سے ممالک کی مثالیں ہیں جہاں پر بڑی بڑی بلند عمارتیں نہیں ہیں لیکن وہاں پر خوشحالی ہے۔ جب ان ممالک میں ترقی کی شرح دیکھی جاتی ہے تو وہاں پر لوگ

جہاں تازہ کی افکار تازہ سے ہے نہ مود
کہ سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہاں پیدا
یہ جہاں گارے مٹی سینٹ سے نہیں بنتے، یہ غیر ملکی امدادوں
سے نہیں بنتے، یہ آئی۔ ایف کے قرضوں سے نہیں بنتے۔ وہ کہتا ہے
کہاں سے بنیں گے۔ افکار تازہ سے بنیں گے۔

سمجھا ہو خون کی بونداگرتو سے تو پھر

دل آدمی کا ہے فقط اک جذبہ بلند
یہ دل خون کے لوقھڑے کا نام نہیں ہے، یہ بلند جذبوں کا نام
ہے۔ اگر انسان نے اپنی خودی بلند کی ہوتی تو آج ناکام نہ ہوتا۔

اپنی اصلیت سے ہوا گاہ کہ اے غافل
کہ تو قدرہ ہے لیکن مثال بے پایاں بھی ہے۔

انسان محنت کر کے، جدو جهد کر کے، بڑی سے بڑی کامیابی
حاصل کر سکتا ہے۔ میں خاص طور پر طالبات کو یہ کہنا چاہوں گا کہ خواب
دیکھنا بہت ضروری ہیں۔ اور یہ سوچنا بہت ضروری ہے آپ کل کو کیا ہوں
گے۔ یہ سوچ آپ کو بتاتی ہے آپ نے کیا بنتا ہے آپ نے کیسی زندگی
گزارنی ہے۔

جناب عبدالاقبال کھاری نے اقبال کے اشعار سے شرکاء کا لہو بھی گرمایا
مہمان خصوصی جناب پروفیسر ڈاکٹر احسان اکبر کو مددو کیا گیا
انہوں نے کہا کہ یہ بڑے فخر کی، خوشی کی اور بہت بڑی کامیابی کی بات
ہے کہ آپ کے خوبصورت ادارے میں آج کے دن میں بھی حاضر

جب آپ کو پتہ ہوتا ہے کہ آپ کو صرف ایک ہی ذات کے
آگے جھکنا ہے وہی ایک ذات آپ کو عنایت کر سکتی ہے۔ جزاوسرا اُسی
کی ہے تو ہمیں صرف اُسی ذات یکتا کو ساتھ لے کر چلنا ہے اور ناکامی
کے ڈر سے نکلا ہو گا اور کامیابی کی طرف گامزن ہونا ہو گا۔

جناب عبدالاقبال کھاری کو اپنے خیالات کے اظہار کے لیے
ستھ پر بلا یا گیا۔

انہوں نے کہا آج کا موضوع فکر کے حوالے سے ہے۔ یہ جو
دماغ ہے یہ انسانی جسم کو بناتا ہے۔ آپ اچھے یا بے ہیں کامیاب یا
ناکام ہیں۔

سوچنا واقعی بڑا مشکل کام ہے۔ اس لئے چند ہی لوگ سوچتے ہیں۔ یہ
سوچ ہی ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ یعنی اگر آپ اس ہارڈ ویر میں
سے سافٹ ویر نکال دیں گے تو یہ ہارڈ ویر اُسی نام کام کرنا چھوڑ
دے گی۔ یہ اُس وقت تک کام کرے گا جب تک اُس کے اندر سافٹ
ویر ہے اور وہ سافٹ ویر کیا ہے۔ وہ آپ کی فکر ہے، آپ کی سوچ ہے،
آپ کا Mind ہے۔ اسی طرح جارج برنارڈ شانے بڑی اہم بات کی،
کہ جارج برنارڈ نے قرآن کریم کا پیغام دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ: میں نے
دنیا میں جو مقام پایا ہے وہ اس لئے پایا ہے کہ میں ہفتے میں دو دفعہ سوچتا
ہوں۔ وہ کہتا ہے، جو سوچتا نہیں وہ انسان ہی نہیں۔ اسی لئے اقبال نے
اس کے اوپر بہت زیادہ زور دیا ہے یعنی جگہ جگہ آپ کو لگے گا کہ اقبال
انسان کو اسی طرف لا تا ہے کہ کوئی زندہ ہونے کا ثبوت دو



اکثریت کے حامل صوبے ہیں مسلم اکثریت کی اگر یہ ریاستیں یہ صوبے اکٹھے ہو جائیں پنجاب، کشمیر، سرحد، بلوچستان تو یہ لوگ انگریز کی حکومت کے اندر یا باہر یہ لوگ اپنی زندگی اپنے قانون کے مطابق نفاست سے گزارنے کا ایک عملی نمونہ دنیا کے سامنے لاسکتے ہیں

اقبال نے کہا کہ ہمارے پیارے نبیؐ نے اپنے ملک سے ہجرت کی تھی اور کعبے کے سامنے جا کے کہا تھا اے کعبہ تجھے کبھی نہ چھوڑتا لیکن تیرے بیٹھ رہے نہیں دیتے۔ انہیں نے وطن کو چھوڑا کہ انہیں وہاں

ہوں۔ اقبال جو بات کرتا ہے وہ پرنہ رکھنے کے باوجود طاقت پرواز رکھتی ہے وہ دلوں کو چھیڑتی ہے۔ اس لیے وہ اسی فریکونی پر ہے جس فریکونی پر ہم فطری طور پر ہیں۔ ہم بہت سے غلافوں کے اندر بہت سی مجبوریوں کے اندر بہت سی کوتا ہیوں کے اندر اور بہت سی پسپا یوں کے اندر اور وہ زندگی کو بہت قریب سے دیکھ چکا ہے۔ اقبال مشرق ہی کوئی نہیں مغرب کو بھی، شاعری ہی کوئی نہیں فلسفہ اور سوچ کو بھی اور قوموں کے رویوں کو بھی دیکھ چکا ہے۔ وہ پلٹیکل سائنس کے اندر ملکوں کے سیاسی مقاصد پر ڈھنے



کلمہ نہیں پڑھنے دیا جاتا تھا اور انہوں نے مسلمان کی قومیت کے نکتے کو واضح کر دیا۔ قرآن کہتا ہے کہ قیامت کے دن بہت لوگ آئیں گے اور کہیں گے ہم کمزور تھے اور ہم کلمہ نہ پڑھ سکے ہمیں معاف کر دیا جائے تو اللہ پاک کہیں گے دنیا چھوٹی تھی کیا دنیا تنگ تھی تمہیں کس نے روکا تھا کہ اس کافرستان میں ہی بیٹھے رہو اور کلمہ نہ پڑھو تو تم نکل جاتے کسی دوسرے ملک، کسی پڑھوئی ملک۔ یہ دلیل لوگوں کے منہ پر ماری جائے گی قیامت کے دن جو یہ کہیں گے کہ ہم کافرستان میں تھے اس لیے ہم کلمہ نہ پڑھ سکے اور رہ گے۔ قومیت کے اوپر اقبال کا اتنا بڑا لکھرا وہ تھا کہ بہت سے عالم دین ان کے خلاف کھڑے ہو گئے تھے۔ کانگرس کی بنیاد ہی وہ مسلمان تھے جن کو وہ علمائے دین سپورٹ کر رہے تھے ہماری تو متحده قومیت ہے ہندو اور سکھ کے ساتھ۔ اقبال نے قومیت کو واضح کیا کہ ہم

چکا ہے وہ اقتصادیات کے اندر استعمار کی لوٹ کھسوٹ کو جانتا ہے۔ اقبال اس زمانے میں بھی با معنی تھا اور آج بھی با معنی ہے۔ اقبال کہتا ہے کہ اللہ نے جو انسان کو بنایا تو اس لیے بنایا کہ یہ مٹی کا بناء ہے نیچے گرے گا۔ ابليس نے کوئی نئی بات نہیں کی تھی۔ فرشتوں نے بولا تھا کہ جس کو تو نے بنایا وہ تو خون بہانے والا ہے۔ آرام مانگے گا عیش مانگے گا۔ لذت مانگے گا سکون مانگے گا۔ ابليس کو بہت فخر تھا کہ میں آگ سے بناؤں اور آگ تو اپر کو اٹھتی ہے آگ تو چیزوں کو پاک کرتی ہے جلاتی ہے۔

اقبال کا فلسفہ طاقت کے ساتھ کردار کی نرمی اور بلندیوں کی بات کرتا ہے۔ شخصیت کے مرتب ہونے کی بات کرتا ہے۔ دوسرے کا خیال رکھنے کی بات کرتا ہے جب پاکستان بنانا تو اقبال نے کہا کہ یہ جو

نے ان سے پوچھا کہ اقبال ہمارے تو شاعر ہیں تو ہم ان کو پڑھتے ہیں پسند کرتے ہیں تو بھی آپ کیوں پڑھتے ہو؟ کرونا رتنے صاحب تھے کہنے لگے، ہم سنتے آئے ہیں کہ اڑن طشتہ سے کوئی مخلوق آتی ہے زمین پر سواب اگر ایسی اڑن طشتہ سے کوئی مخلوق نکلے اور وہ مجھ سے

پوچھتے تو اے زمین پر رہنے والوں نے کیا زمین پر بنایا کیا سوچا تو میں ان کو کلام اقبال کا سیٹ پیش کروں گا اور انہیں کہوں گا کہ یہ وہ مرکز ہے جس پر مشرق و مغرب متحد ہوئے یہ وہ سوچ ہے جو مشرق کی بھی ہے اور مغرب کی بھی ہے جس نے دنیا ساری کو جوڑا ہے۔ یہ اقبال کی فکر ہے جو آج تک ہم نے اپنے Climaxe میں پیدا کی ہے۔ سو حضرات آپ اس فلسفی کے ملک سے ہیں جس نے آدمی کو متحد کرنے کی سوچ پیدا کی اللہ پاک اس سفر پر جانے کی کاوش کو مبارک کرے اور آپ کو اس سفر کا راہی بنائے آمین۔

آخر میں قومی ترانہ پڑھا گیا جس کو سب حاضرین مجلس نے بہت محبت و عقیدت سے سن۔ محترمہ غزالہ سرور نے مہمانوں شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں ریفیریشنٹ کے لیے مدعو کیا اور بعد ازاں سب مہمانوں کے ہمراہ شاف کے گروپ فوٹو کا سیشن بھی ہوا اور پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔



مسلمانوں کی قومیت کیا ہے اقبال نے اپنی سوچ کے ذریعے ہمارے مسائل کو سیدھا بھی کیا ہے۔ قومیت کا مسئلہ اگر سیدھا ہوتا تو پاکستان بن ہی نہیں سکتا تھا۔ اقبال کے تصور قومیت پر یہ علاقہ ایمان لا یا اور ووٹ پڑا۔ اور مسلم لیگ کا منشور پاکستان تھا اور ہمارے لوگوں نے بیٹ پپر کے ذریعے یہ ملک حاصل کیا۔ اقبال نے کہا جو زمین استعمال نہیں ہوتی وہ کسی زمیندار کی نہیں ہے وہ سرکار کی ہے جس پر تمہارا ہل چلتا ہے وہ تمہاری زمین ہے اور تمہیں دی گئی ہے کہ تم اسے استعمال کرو زمینوں کی ملکیت انسانوں کی نہیں ہوتی ان کا مالک صرف اللہ ہوتا ہے۔

اقبال وہ واحد شاعر ہے جس نے اپنے زمانے کے ان فتنوں کو بیان کیا اپنی شاعری میں بھی اور ویسے بھی۔ مردموں کا جو تصور اقبال نے دیا تو دنیا کو جنگ سے بچانے کے لیے دیا۔ فساد کو ختم کرنے کے لیے دیا اقبال کہتا ہے کہ اگر ای شخص اسکھنے ہو جائیں تو ملکیت یا قومیت اکٹھی ہو جائے گی۔ آدمی روح بھی ہے آدمی مادہ بھی ہے آدمی سخت بھی اور نرم بھی یہ سب اقبال بیان کرتا ہے۔ ایک میرے سری نکن مہمان تھے میں

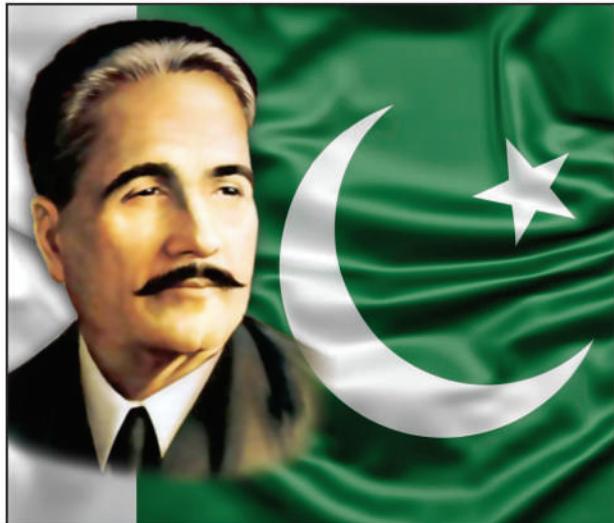


اقبال تیری قوم کا اقبال کھوگیا

محمد پرویز جگوال، ریسرچ اسکالر، نعیم غنی سنٹر

اقبال تیری قوم کا اقبال کھوگیا
اڑتے جو فضاؤں میں تھے شاہین نہ رہے
بادوق نہ رہے، ذہین نہ رہے
پاکیزہ گرنہ رہے بادین نہ رہے
وہ لعل و گلزار وہ ماہ جبیں نہ رہے
مومیں کا وہ اندازِ باممال کھوگیا
اقبال تیری قوم کا اقبال کھوگیا
زندہ قومیں اپنے محسنوں کو یاد رکھتی ہیں۔ جو قومیں اپنے
محسنوں کو بھلا دیتی ہیں، زمانہ بھی

انہیں فراموش کر دیتا ہے اور بتاہی و
برپادی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔
لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم
نے راستے سے بھٹک کر اپنی منزل
بھی کھو دی۔ چوتھے سال کا عرصہ
قوموں کی زندگی میں کوئی بڑی مدت
نہیں ہوا کرتی۔ اقبال کی شاعری اور
اس میں پوشیدہ پیغامِ الہامی و آفاقتی
ہے۔ یہ کسی ایک دور کیلئے نہیں بلکہ ہر



عہد کیلئے مشتعل راہ ہے۔ اس میں نہ صرف ہمارا ماضی بلکہ حال اور مستقبل
بھی پہاں ہے۔ ہمیں نوجوانوں کے ذہن کو اقبال کے فو ر بصیرت سے
منور کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہمیں اگر ایک زندہ، عمل کرنے والی اور
احساس خودی رکھنے والی قوم بننا ہے تو اقبال کے فلسفے، فکر اور سوچ کو
ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔ خودی کی حفاظت سیاسی استحکام اور معاشی خود
کفالت کے بغیر ممکن نہیں۔

• • •

اے روحِ اقبال! کیا یہ وہی پاکستان ہے جس کا خواب آپ نے دیکھا
تھا، اور قائدِ اعظم نے جسے حقیقت کا روپ دیا
تھا؟ آپاںی آنکھوں سے پاکستان قائم ہوتا دیکھنے
کیلئے کتنے بیتاب تھے۔



”اس میں کیا شک ہے کہ محکم ہے یا ابلیسی نظام
پچھتے راس سے ہوئے خونے غلامی میں عموم،“ ہمارا وطن اقبال کے خواب
کی تعبیر ہے۔ اقبال کے فلسفہ خودی میں ہمارے تمام داخلی و خارجی
مسئل کا حل ہے۔ اقبال کے افکار نے مایوسی اور ناامیدی کے ماحول
میں امید کا وہ چراغ روشن کیا جس

نے نہ صرف منزل بلکہ راستے
کی بھی نشاندہی کی۔ اقبال کے تصور
کے مطابق پاکستان کو ایک اسلامی و
فلائی ریاست بنانا تھا۔ مگر بدقتی
سے ہم اقبال کے بتائے ہوئے
راستے سے بھٹک کر فساد و انتشار کا
شکار ہو گئے۔ ہم سیاسی استحکام
حاصل کر سکے اور نہ ہی معاشی خود
کفالت۔ آج اگر میں اقبال کے

خوابوں کی قوم کی موجودہ حالت زار کی ایک مختصر مگر جامع تصویر کھینچنا
چاہوں تو وہ کچھ یوں بنتی ہے:

اقبال تیری قوم کا اقبال کھوگیا
ماضی تو سہرا ہے مگر حال کھوگیا
وہ رعب و بد بہ، وہ جلال کھوگیا
وہ حسن بے مثال، وہ جمال کھوگیا
ڈوبے ہیں جوابوں میں مگر سوال کھوگیا



معاشرتی تعمیر میں ہمارا انفرادی کردار

ریحانہ اکبر ریسرچ آفیسر، نیعم غنی سنٹر

اخلاقی موصفات

اخوتِ اسلامی، ہمدردی و غنواری، الافت و محبت، دوسروں کی خبرگیری و خیرخواہی اور تعاون یہ وہ اخلاقی صفات ہیں جن کے ذریعے معاشرے میں اتفاق و اتحاد پیدا ہوتا ہے اور تعاون و ہمدردی کا جذبہ بیدار ہوتا ہے۔ ان اخلاق و اقدار سے متصف ہوئے بغیر کوئی بھی فرد ماحول و معاشرہ میں اسلامی کردار کی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتا، فرد کی اولین ذمہ داری یہی ہے کہ وہ اسلام کی تعلیم اخلاقیات سے آرستہ و پیراستہ ہو کر معاشرہ میں خود اس کا عملی نمونہ پیش کرے۔

پیشہ و رانہ اوصاف

فرد جو پیشہ اختیار کرے اس پیشے سے وابستگی کے دوران اچھی کارکردگی پیش کرے۔ ملک کا نظام چلانے والے سیاست دان دانشور دور اندیش اور مخلص ہونے چاہئیں۔ سیاست دان شخصی طور پر ایمان دار اور با اخلاق ہو، وہ عوام کی فلاج و بہبود کا پابند ہو، عوام کے مسائل سے آگئی رکھے اور ان کے حل کے لئے کوشش کرے، قوانین کی پاسداری کرے۔ رشوت خوری اور اقتدار کے بے جا استعمال کو پرواں نہ چڑھنے دے۔

معاشرے میں فرد کو یہ احساس دلانے کی ضرورت ہے کہ فرد کی حدود بہت وسیع ہیں۔ وہ ذاتی ذمہ داریوں کے بعد معاشرتی ذمہ داریوں کا بھی پابند ہے جسے رہنیں کیا جا سکتا۔ بلکہ اس کی ذاتی اور انفرادی ذمہ داریاں ذاتی ذمہ داریوں کا ہی جزو ہوتی ہیں۔

النصاف قوموں کی زندگی کو قانار کھنہ اور ان کے وجود کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے۔ انصاف کسی بھی معاشرے کی بقا اور نشوونما کے لئے بنیادی درجہ رکھتا ہے۔ انصاف صرف وہی نہیں ہوتا جس کی توقع کسی مخصوص عدالت سے وکلاء کے ذریعے کی جاتی ہے بلکہ ہر فرد اپنی ذات میں بہت ساری چیزوں کا امین ہوتا ہے۔ اور نکحیثیت امین، بہترین

”افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ“

حدیث نبوی ﷺ:

”تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور اس سے اس کی نگہبانی کے بارے میں پوچھا جائے گا۔“

معاشرے میں توازن برقرار رکھنے کے لیے فرد کے ذاتی موصفات میں ثابت انداز فکر، عدل و النصف، راست گوئی، تحفظ، قوت برداشت، احسان ذمہ داری اور فرانض کی ادائیگی وہ بنیادی عناصر ہیں جو کسی بھی انسانی معاشرے کی ترقی و خوشحالی کا منہ بولتا ثبوت ہوتے ہیں اور یہ عناصر معاشرے کی تعمیری اینٹیں ہیں جو اجتماعیت کو فروغ دے کر معاشرے میں امن، اتحاد، اعتماد اور مساوات جیسے خوبصورت عوامل کے ذریعے اس کے حسن کو بام عروج تک پہنچانے میں بنیادی حرکات کا کردار ادا کرتے ہیں۔

ان عناصر کا فقدان معاشرتی ترقی اور انصاف کی راہ میں بنیادی رکاوٹ ہے۔ متوازن معاشرتی زندگی کا وجود عمل میں لانے کے لیے ہمیں یہ سمجھنا ہوگا کہ نکحیثیت فرد ہم پر کون سی ذمہ داریاں ہیں۔ کیا ہم معاشرتی ترقی کی راہ میں حائل رکاؤٹوں کو دور کرتے ہوئے اس بگاڑ کو ٹھیک کر سکتے ہیں؟ یا پھر ہمارا اولین فرض اپنی اصلاح ہے۔ اس سوال کے جواب اور اس کے حل میں ہمیں سب سے پہلے ان ذمہ داریوں کی نشاندہی کرنا ہوگی جو نکحیثیت فرد ہم پر عائد ہوتی ہیں پھر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لیے عملی کاموں کے ذریعے مقصدِ حیات کو پورا کر کے دوسروں کے لیے رول ماؤل بنانا ہوگا۔

وہ ذمہ داریاں جو نکحیثیت فرد ہم پر عائد ہیں

محدود ہے۔ لیکن معاشرے کی بالواسطہ ذمہ داریوں سے غفلت دراصل معاشرتی تعمیر میں رکاوٹ ہے جس کو دور کیے بغیر ہم معاشرتی فضا کو خوشنگوار نہیں بناسکتے۔ یہ وقت اصلاح کا ہے، تقدیم کا نہیں۔ ہم نے محاسبہ نفس کے ذریعے اجتماعی ترقی کی راہیں ہموار کرنی ہیں۔ زندگی کے ہر شعبے میں دیانت داری کا مظاہرہ کرنا ہے۔ ملاوٹ، دھوکہ، فریب اور جعل سازی سے بچنا ہے۔ ان برائیوں کو دور کرنے میں اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ اپنی غلطیوں کی ذمہ داری دوسروں کے سڑالنے کی بجائے ان کی اصلاح کرنی ہے۔ ہر پیشے اور منصب سے مسلک ذمہ داریوں کو بھاکر اپنی ثقافتی روایات کو زندہ رکھنا ہے۔ اپنی ثابت جدوجہد کے تحت تعلیم کے مقاصد کو واضح کرتے ہوئے ان کو عملی صورت میں لا گو کر کے نسل نوکی کردار سازی کرنی ہے تاکہ وہ سماجی ذمہ داریاں لینے کی اہل ہو سکے۔ ہم نے انفرادی اور اجتماعی دونوں سطح پر اس بات کا جائزہ لینا ہے کہ ہم نے کیا معاشرہ تشکیل دینا ہے۔ اس جائزے کے بعد یہ بھی ضروری ہے کہ معاشرے کا ہر فرد اپنی اپنی جگہ پر اپنا کردار ادا کرے اور پاکستان کی تعمیر و ترقی کے لیے متحکم ہو کیونکہ کوئی بھی معاشرہ اس وقت تک ترقی کی منازل طنیں کر سکتا جب تک ہر فرد اپنی ذمے داری سمجھتے ہوئے اپنی سطح پر معاشرے کی بہتری کے لیے اپنے حصے کا کردار ادا نہ کرے۔ ہم میں سے ہر فرد معاشرے کو ایک مثالی معاشرہ بنانے کی خواہش اپنے دل میں لیے ہوئے ہے، لیکن سب کی یہ خواہش محض خواہش ہے، جب تک ہم عملی طور پر اپنی خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کردار ادا نہیں کرتے۔ ہم اپنی زیادہ توانائی دوسروں پر تقدیم کرنے میں صرف کر دیتے ہیں۔ ہم میں سے ہر کوئی اپنی ذمے داری ادا کرنے کے بجائے دوسروں کو بدلنے کی فکر میں ہے، حالانکہ کسی بھی معاشرے کی تعمیر و ترقی کا راز معاشرے کے افراد کے احساس ذمے داری اور ثابت فکر میں پہاڑ ہوتا ہے۔ وطن عزیز کی تعمیر میں ہم نے ان سب عوامل کو عملی طور پر فروغ دینا ہے تاکہ ہم اپنا فرض احسن طریق سے بھاکر ایک مثالی معاشرے کی تشکیل کو بقینی بناسکیں۔

امانت داری، ہی انصاف ہے۔

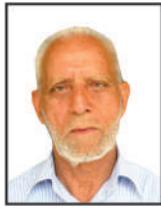
محکمہ پولیس کا اصل کام جرام کی روک تھام اور بخ کرنی کرنا ہے۔ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون پر عمل کرانے، علاقے میں امن کی برقراری کو بقینی بنائے۔ ملک میں اگر پولیس اپنے فراکٹ منصبی کو بہتر طور پر بھائے تو جرام کم ہونگے اور عوام چین و سکون کے ساتھ زندگی بسر کر سکیں گے۔

مہارتی مواصفات

ہر پیشے کے لیے مہارت درکار ہے۔ اور ہماری زندگی میں ہر پیشہ مقدس ہے۔ پیشے کے ساتھ ایمان داری لازمی ہے۔ کیونکہ فرد کی اصلاح سے سماج کی اصلاح ممکن ہے۔ فرد کو ذمہ داری لینے کے قابل بنانا ہم سب کا اجتماعی فریضہ ہے۔ اور ہمیں خود بھی بخشیت ذمہ دار فردا اور اس کے اہل ہونے کا ثبوت دینا ہے۔ اجتماعی زندگی کی درشی و خوبی اور اس کو پرسکون و خوشنگوار بنانے کے لیے کچھ کلیدی صفات کی ضرورت ہے، نفس اور تکریم ذات کی اہمیت اپنی جگہ مگر انسان کو اس بات کا شعور ہونا چاہیے ”کہ قدرت کی ایکیم میں وہ ایک بڑے نظام سے جووا ہوا ہے، وہ اپنی ذات میں ہی سب کچھ نہیں ہے۔“ گوکہ وہ اپنی حیثیت میں خود مختار ہے، مگر ایک بڑے گل کا محض چھوٹا سا جو ہے، اس کی کامیابی کا دار و مدار اجتماعی نظام سے والٹنگی میں ہی ہے، قدرت کی ایکیم میں فرد اور اجتماعیت ایک دوسرے کی کامیابیوں میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔ فرد اور اجتماعیت لازم اور ملزم ہیں اور ایک دوسرے کے لیے تکمیل کا باعث ہوتے ہیں۔

”ایک فرد اپنی ذات میں کتنا ہی متعلق ہو مگر اجتماعیت کا تقاضا ہے کہ وہ اردو گردوں کا ساتھ بھی دے تاکہ اس کی یہ انفرادی نیکی کسی بڑے نظام کی گردش میں اپنا حصہ ڈال سکے۔“

فرد قوموں کے مزاج کا آئینہ ہوتے ہیں۔ قوموں کا عروج و وزوال افراد کی سطح پر شروع ہوتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں فرد کے کردار کو بہت محدود سمجھا گیا ہے جو صرف اپنی اخلاقی یا پیشہ وار انہ ذمہ داریوں تک



ایک معلم..... ابطور..... سفیر انقلاب پروفیسر اے ڈی خان (ڈائریکٹر انٹل کوآرڈینیشن)

کیا، تاریخ نے ان کو محفوظ کیا ہے اور ان کے پیغام کو اور حسن فکر کو دوام دیا ہے۔ اسلامی معاشرہ، تہذیب و تمدن اور اسلامی ثقافت میں معلم کا اعلیٰ مقام معین ہوا ہے اور اس کے پیغمبرانہ فرائض کا نمایاں عنوان یہ ہے کہ معلم فقط ایک فرد کو علم سے آشنا نہیں کرتا، وہ محض ایک جماعت کو درس نہیں دیتا بلکہ معلم ایک ملت کی تعمیر کا مقدس فریضہ سرانجام دیتا ہے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے خلیفہ وقت ہوتے ہوئے یہ فرمائے کہ ”میں معلم بننا چاہتا ہوں“، مقام معلم کو سربراہِ مملکت سے بلند کر دیا ہے۔ مشہور فلسفی Cicero کا قول ہے، ”کسی ملک کے لیے کسی فرد کا اس سے زیادہ قابل عزت اور قابل قدر روزگار کیا ہوگا کہ وہ اس نسل کو ہدایت اور رہنمائی دے۔“

تعلیم و تربیت کا سلسلہ اسی دن سے شروع ہو گیا تھا۔ جس دن زمین پر انسانی زندگی کا آغاز ہوا۔ درس و تدریس کی نوعیت وقت کے تقاضوں کے مطابق بدلتی رہتی ہے۔ تعلیم کے تین مسلمہ طریق رسی، غیر رسی اور مشاہداتی ہیں۔ ان سے تدریسی عمل کی راہیں معین ہوتی ہیں۔ اس عمل کے ذریعے فہم و فراست، اخلاقی اقدار، معاشرتی اور اقتصادی ترقی کے اعلیٰ مقاصد کے حصول کی سعی کی جاتی ہے۔ درس و تدریس کے عمل میں استاد کی کلیدی حیثیت ہر زمانے میں تسلیم کی گئی ہے۔ کشمکش حیات ہمیشہ انقلاب کی متقاضی رہی ہے۔ عملی انقلاب سے پہلے فکری انقلاب رونما ہوتا ہے۔ بقول علامہ اقبال: ”جس میں نہ ہو

”تعلیم پاکستان کے لیے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ دنیا اتنی تیزی سے ترقی کر رہی ہے کہ تعلیم میں بنیادی ترقی حاصل کئے بغیر نہ صرف ہم پیچھے رہ جائیں گے بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ ہم صفحہ ہستی سے مٹ جائیں۔“

(فرمانِ قائدِ اعظم 26 ستمبر 1947ء)

تعلیم و تربیت کی ضرورت، اہمیت اور افادیت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا۔ کسی بھی ملک کی ترقی میں تعلیم یافتہ افراد کی قوت اہم کردار ادا کرتی ہے، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ تعلیم یافتہ افرادی قوت کے بغیر ترقی کا حصول ممکن نہیں ہے۔ پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لیے تعلیم کی اہمیت واضح ہے۔ خصوصی طور پر جب ہمارا ملک قدرتی وسائل سے مالا مال ہے لیکن ان وسائل کو استعمال کرنے کے لیے تعلیم یافتہ اور ہنرمند افرادی قوت کا فقدان ہے۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اساتذہ طلباء و طالبات کی تعلیم و تربیت میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ درس و تدریس ایک انتہائی نازک شعبہ ہے۔ اساتذہ دراصل ایک ملک کے مستقبل کی بنیاد ڈالتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق معلم کا مقام اور مرتبہ اس طرح معین کیا گیا ہے ”اللہ تعالیٰ معلم، سارے انبیاء معلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ معلم اور خلفائے راشدین معلم“۔ معلم کا مقام و مرتبہ اس طرح معین ہو گیا۔ ان کا استقبال جن عظمتوں اور رفتاروں نے



کچھ یوں گلہ بھی کرتے ہیں کہ اس نے اپنا اصل کام کیوں چھوڑ دیا ہے؟

”شکایت ہے مجھے یارب ان خداوندان مکتب سے

سبق شاہین بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا“

ان حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ معلم فکری انقلاب لانے والا سفیر ہوتا ہے۔ اسلحہ کی دوڑ ہو یا ایم کی یلغار، کمپیوٹر کی شعبدہ بازی ہو یا خلاء کی تفسیر سب کے پیچھے معلم کی انقلابی فکر کا رفرمان نظر آتی ہے۔ اس حقیقت کو حکومتی سطح اور رسول سوسائٹی میں اجاگر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔ ہر طبقہ میں اس کا پروگرام کیا جائے۔ جب تک ہم اس حقیقت کو تسلیم کر کے انقلابی تبدیلیاں نہیں لائیں گے پاکستان تنزلی کا شکار ہے گا۔ پاکستان سے محبت کا یہی تقاضا ہے کہ جس قدر جلد ہو سکے ترجیحات درست کی جائیں ورنہ IMF اور ورلڈ بینک کی غلامی ہمارا دامنی مقرر بن جائے گی۔

ہمارے ملک کا موجودہ تعلیمی منظernامہ انتہائی تشویش ناک ہے۔ تعلیم و تربیت کا فقدان، معیار کی پستی، اخلاقی بے راہ روی اور وسائل کے ضیاء نے ہماری معاشرتی، مذہبی، سیاسی اقدار کو ناکارہ کر دیا ہے۔ ملک کی بقاء اور سالمیت کے لئے ہر سطح پر معیاری تعلیم ضروری ہے۔ پاکستان میں اساتذہ کی پیشہ و رانہ تیاری نہ تو معیاری ہے اور نہ ہی یہ کسی قابل قبول پیشہ و رانہ معیار کے مطابق ہے۔ نظام تعلیم کی بہتری کے لئے قومی کمیشن برائے تعلیم کے قیام کی اشد ضرورت ہے۔ اس کے ذریعے موجودہ تعلیمی نظام کے عدم استحکام کو دور کیا جاسکتا ہے۔

اس کمیشن کو تعلیمی اداروں کی تنظیم، تدوین نصاب، ذریعہ تعلیم، پیشہ و رانہ تعلیم، اساتذہ کی تعلیم اور اعلیٰ تعلیم کی بہتری کیلئے مستقل بنیادوں پر ذمہ داری سونپی جائے۔

**کی محمد سے وفاتونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں**

انقلاب موت ہے زندگی، معلم کا کردار ہمیشہ واضح رہا ہے۔ وہ ثابت انداز میں ہوتا قوم عالم کو بام عروج پر پہنچا دیتا ہے ورنہ تباہی و غارتگری قوم کا مقدر بن جاتی ہے۔ معلم اپنے طلباء کو ایک انداز فکر دیتا ہے پھر اسے جلا بخشتا ہے اور ایک انقلاب کی بنیاد رکھتا ہے۔ ابوالبشر حضرت آدم سے لیکر پیغمبر آخراً زماں ﷺ تک ہر نبی نے لوگوں کو ایک معلم کی حیثیت سے ہمیشہ انقلابی فکر عطا کی۔ قرآن پاک کی آیت ”علم آدم الاسماء“ سے لے کر آنحضرت ﷺ کے اس دعویٰ تک ”انما بعثت معلما“ یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ عرب و عجم بلکہ پوری کائنات کو انقلابی فکر دینے والا پیغمبر بھی اپنے معلم ہونے پر فخر محسوس کرتا ہے۔

یونانی علوم و فنون کا سرچشمہ ہو یا سائنس کی ترقی کا مرکزی نکتہ دراصل استاد کی انقلابی فکر کا ہی نتیجہ ہے۔ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے



سانحہ کے ظاہری اسباب کچھ ہوں لیکن دراصل ہندو معلمین کے ہاتھ میں نظام تعلیم دینے کا یہی منطقی نتیجہ نکنا تھا۔ تحریک پاکستان اور پرتوخیلیق پاکستان کے وقت نوجوان طلباء کا کردار اپنے اساتذہ کی دی ہوئی فکر کا مرہون منت تھا۔ بقول حضرت علامہ اقبال:

عقلابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں

نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

”لیکن موجودہ دور کی زیبوں حالی کو دیکھتے ہوئے علامہ اقبال معلم وقت سے

تریبیٹ کے ساتھ ہمدردی سکھانے میں کردار ادا کرنا ہوگا۔ قیصر ریاض (ریسرچ آفیسر) نے کہا کہ سوسائٹی کو بنانے میں اساتذہ کا بہت اہم حصہ یارول ہوتا ہے۔ اس کو انہوں نے اس مثال کے ساتھ واضح کیا انہوں نے مٹی سے برتن بنانے کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ جس طرح ایک کھاڑی گلی مٹی کو کار آمد بنانے کا ہنر رکھتا ہے۔ اسے معلوم ہوتا ہے کہ برتن کا ڈیزائن کیسار کھانا ہے کیونکہ اسے یہ پتہ ہوتا ہے کہ میں یہ کس مقصد کے لیے بنارہا ہوں۔ اسی طرح اساتذہ کا کام چونکہ انسانوں کو بنانا ہے ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ہمیں کیسے انسان بنانے ہیں۔ یعنی ان کی یو ٹیلیٹی کیا ہوگی؟ ان کو بنانے کے لیے کیسے اجزا درکار ہیں۔ جیسے ہر ایک برتن کی اپنی انفرادیت و افادیت ہوتی ہے ایسے ہی انسانوں کی بھی ہوتی ہے۔ لہذا استاد کو جو ہر شناس ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ کیا ہم اپنے طالب علموں کو فقط ہدایات کو فالو کرنے والا بنار ہے ہیں یا ہم انہیں ایک آزاد فرد کی حیثیت سے جینا اور سوچنا بھی سکھا رہے ہیں؟ انہیں تعلق کا ہنر بھی سکھا رہے ہیں؟ علم دراصل تعلق کا ہی نام ہے۔

طالب علموں کو ایک آزاد سوچ دینا ہوگی تاکہ وہ ایک آزاد سوچ کے حامل بن جائیں۔

مس نبیلہ ناز (لیکچر کالج آف کامرس) نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں بنیادی روی عمل کی بات کروں تو ہم سب طالب علموں کو پڑھانے میں ایک جیسا رول ادا کر رہے ہیں تو ہمیں اپنے طالب علموں کے مانیڈیٹ میں سب سے پہلے ان کے گول کو سیٹ کرنا ہے۔ ان کو Professional Life Goal Setting کی ہدایت کے ساتھ اور پر یکٹیکل لاٹف میں انہیں نا امید نہیں ہونے دینا اور خود سے اپنے لئے موقع ڈھونڈنے کی تاکید

تعیر پاکستان میں اساتذہ کا کردار فکری نشست

رپورٹ: رفتہ رشید (ڈپلائیڈ پریس "ماہنامہ امید")

سلطانہ فاؤنڈیشن، نعیم غنی سنٹر میں منعقدہ فکری نشست سے تمام سکوائر اینڈ کالجز کے ممبران، ریسرچ آفیسرز اور مہماں نے اظہار خیال کیا "تعیر پاکستان میں اساتذہ کا کردار" کے موضوع پر تقریباً 15 ٹیچرز اور ٹیچر زنے حصہ لیا۔ ریسرچ اسکالر قیصر ریاض نے شرکاء کو پروگرام کی تفصیل سے آگاہ کیا۔ ہر ممبر نے خوبصورت اور نپے ٹلے انداز میں اپنی تجاویز پیش کیں۔ مس ریحانہ اکبر نے پروگرام کا آغاز کیا۔ جناب معراج مجتبی (PSIT) کے ٹیچر نے تلاوت کلام پاک پیش کی۔ ریسرچ آفیسر ریحانہ اکبر نے تفصیل کے ساتھ اظہار خیال کیا انہوں نے کہا کہ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن تعیر معاشرہ بذریعہ تعیر افراد کو لے کر پاکستانی معاشرے کو عروج دینے اور اس کی بنیاد کو درست سمت دینے اور نئے خیالات کی ترویج میں ہمہ وقت کوشش ہے۔ تعیر انسانیت اور علمی ارتقاء میں استاد کا کردار بہت اہم ہے۔

استاد کو ایک صالح معاشرے کی تعیر میں کلیدی کردار کی انجام دہی کی وجہ سے ہی معمارِ قوم کا خطاب عطا کیا گیا ہے۔

محمد پرویز جگوال (ریسرچ اسکالر) نے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ معلم معمارِ قوم کیوں ہے اور معلم کا کردار کیا ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ استاد اور والدہ کی ذمہ داری اور کام خدائی پروگرام کا ایک حصہ ہے اس لئے استاد کو قوم کے افراد کی علمی اور اخلاقی



خواتین) نے اظہار خیال کیا کہ استاد کا کردار پیشہ و رانہ تربیت تو دینا ہے۔ کرنی چاہئے۔

ہی لیکن جو سب سے اہم کام ہے میری نظر میں وہ ہے طالبعلمون کی کریکٹر بلڈنگ (کردار سازی) ان کی شخصیت بنا ہماری شفاقت اور کچھ سے جو ہم دور ہو رہے ہیں استاد کا فرض اولین ہے کہ وہ طالبعلمون کو اپنی شفاقت سے روشناس کروائے۔

مس شازیہ (جسٹس یوسف صراف سنٹر) نے کہا کہ بطور ہم سب استاد ہم اس بات پر فخر محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے پڑھائے ہوئے طالبعلم ہی ملک میں ریکارڈ قائم کرتے ہیں اور بورڈ میں ٹاپ درجہ پر آتے ہیں۔ ملکی ترقی میں استاد کا ثابت رول سامنے ہونا چاہئے طالب علم سب کچھ اپنے اپنے اسمانہ سے سمجھتے ہیں یا کاپی کرتے ہیں اور استاد ہی ہر جگہ طالبعلم کو لیڈ کرتا ہے تو استاد کو پہلے خود کو تیار کرنا چاہئے طالبعلم سے Interact کرتے Long & short ہوئے Terms کو کلیسر کھیں۔

مس امیلا مہناز (یکچھر پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین) نے اظہار خیال کیا کہ آج کے موضوع کے حوالے سے استاد کے لئے تھوڑی سی Modification کی ضرورت ہے۔ ہم امریکن تعلیم نظام کو دیکھتے ہوئے دو تین سال کے بچے کو سکول میں ڈال دیتے ہیں جبکہ ہمیں اپنے ماہول کے حساب سے چنانچاہئے صرف تعلیم کی نہیں تربیت کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ گھروں میں ماوں کو ایسا پلیٹ فارم دینا چاہئے جہاں ان کی تربیت ہو اور وہ چھوٹے بچوں کی تربیت کر سکیں۔

عم فاروق (یکچھر PSIT) نے پروگرام میں بیان کہا کہ میں نے اپنی آدمی زندگی میں جتنا یکچھ سیکھا ہے شاہد ہی کسی سے سیکھا ہو۔ آپ کے گیٹ سے داخل ہونے سے لے کر واپس نکلنے تک اور باہر

خالد سليم قاضی (پرنسپل باؤنڈہائی سکول) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم ایک لازمی جزو ہے کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے استاد ہی طالبعلم کو تعلیم دیتا ہے اور پروان چڑھاتا ہے اور اپنے ملک و ملت کا نام روشن کرتا ہے۔ استاد کے پاس علم ہوتا ہے معلومات ہوتی ہیں اور ذرا رکھ ہوتے ہیں۔ استاد کا فرض اولین بناتا ہے کہ وہ اپنا علم اپنے طالبعلمون میں منتقل کر کے انہیں عروج بخشنے۔

محترم سرثار احمد (یکچھر کالج آف سائنس) نے کہا کہ ہم اچھا ٹیچر پیدا کر کے اپنے ملک پاکستان کو دے سکتے ہیں۔ اس ملک میں جتنے اچھے عہدوں پر کام کرنے والے موجود ہیں۔ وہ سب ہمارے ہاتھ سے نکلے ہیں یعنی کے اساتذوں کے بنائے ہوئے ہیں جیسا کہ ہمارا ادارہ سلطانہ فاؤنڈیشن کتنے لوگوں کو ایڈجسٹ کر چکا ہے کتنے طالبعلمون کو فیس میں رعایت دے کر ان کا تعلیمی کیریئر مکمل کیا۔ کتنے افراد یہاں سے نکل کر انجینئر، ڈاکٹر اور استاد بننے یہ سب ہمارے ٹیچرز کی کاوش ہی تو ہے۔ ذکاء الرحمن (یکچھر کالج آف کامرس) کے مطابق ٹریننگ کا جو کام ہے وہ ٹیچر کے ذمے ہے طالبعلم کو ایسی تربیت دیں کہ وہ سوچنے کے قابل بن جائے۔ کالج لیول کے طالبعلمون کے لئے کوئی پراجیکٹ دیا جائے پھر ان کی کارگردگی کو ہمارے ادارے کے ماہنامہ ”امید“، میگزین میں شائع کیا جائے۔ ان کی حوصلہ افزائی ہوتا کہ باہر کے لوگ بھی ہماری کارگردگی سے متعارف ہوں طالبعلمون کو اخراجات کے کنٹرول کرنے کے لئے کمائی کا طریقہ Introduce کروائیں اور پڑھانے کے عمل میں انسان خود بہت کچھ سیکھتا ہے۔

نزہت افتخار (یکچھر پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے



رہے۔ نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے کہ تمہارا مال وہ ہے جو تم نے پہننا اور کھایا باقی سب ضائع ہو جاتا ہے۔ ہمیں طلبہ کو Encourage سب کے سامنے کرنا چاہئے۔ جبکہ سمجھانے کا کام اکیلے میں کیا جائے۔ حسن نعیم (چیف ایگزیکیٹو NGC) نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں بہت ہی اہم بات کرنا چاہوں گا کہ انسان کو صرف اللہ کی ذات سکھاتی ہے۔ ایک Well rounded Critical Analyst اور Creativity پروفوس کر کے ہے۔ ہمیں Total National Vision کو حاصل کرنا ٹیچر کا کام نہیں ہوتا لیکن ٹیچر طالب علم کی اکائی جو بناتا ہے وہ بڑی اہمیت کی حاصل ہوتی ہے۔ استاد کا جواہم روول ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو سوچنے کی صلاحیت واضح کرنی چاہئے۔ ہمیں ہر لمحے سیکھتے رہنا چاہئے۔ ہمیں طالب علموں کی حوصلہ افزائی کے لئے ورکشاپ منعقد کرنی چاہئے۔

محترمہ غزالہ سرور نے کہا، بچے کی پہلی تربیت گاہ مان کی گودیا گھر ہے۔ ہم بچے کی شخصیت میں Personality Development کو Polish کرتے ہیں۔ ہمارے NGC میں ایک پروجیکٹ ”مان کا مدرسہ“ بھی چل رہا ہے جس میں ہمارا فوکس ماڈل کی تربیت پر بھی ہے۔ جو Basic Deficits کو ختم کر کے بچے کو سکول آنے کے قابل بناتی ہے۔ استاد نے طالب علم کو راستہ دکھاتا ہے۔ صحیح اور غلط کا فرق بتانا ہے۔



کے ارگردوں میں بھی طالب علم آپ کو Observe کرتے ہیں۔ اس لئے استاد کو طالب علم کے لئے روول ماڈل ہونا چاہئے۔ ہمیں ترقی کے لئے طالب علموں میں Confidence Build up کرنا ہے۔ ہمیں خود کو روول ماڈل بنانا ہو گا تب کہیں جا کر طالب علم میں تبدیلی آئے گی۔ ہم لیجینڈز کو پڑھا تو رہے ہیں لیکن لیجینڈز کو بنانی نہیں رہے۔ ہمیں یہ چیخ لانا ہے۔

جنید (لیکچرر PSIT) نے بیان کیا کہ طالب علم کو پتا ہونا چاہئے کہ اس نے کیا کرنا ہے کہ آگے چل کروہ کامیاب ہو۔ Mind Goal سیٹ اپ کو لیکسٹر کرنا چاہئے۔ ہمیں خود کو دھکا سسٹم سے بچانا ہو گا۔ ہمیں فری لانسنس میں آگے بڑھنا چاہئے۔ ان کے پلیٹ فارمز کو Utilise کرنا چاہئے۔ طالب علموں میں Skills Develop کرنا چاہئے۔

مظہرا کبر (لیکچرر ITSI) نے کہا ”پڑھو گے لکھو گے بنو گے نواب“ ہمارے رویے اور ہماری سوچ کی وجہ سے بہت سی خرابیاں ہیں۔ ہمارے ملک میں ہر فیلڈ کا ماہر بندہ موجود ہے اور ہم اپنے طالب علموں کی کریکٹر بلڈنگ نہیں کرتے۔ اگر ہم نے کوئی بڑا کام سرانجام دینا ہوتا ہے تو پہلے ہمیں چھوٹا کام اچھے طریقے سے مکمل کرنا ہو گا۔ ہمارے ہاں Opportunities لئے کم ہیں کہ ہم تحقیق نہیں کر





جسٹس یوسف صراف سنٹر کے روشن ستارے سڑیٹ چلڈرن کے لیے قائم ادارے

(R R M S C) رپورٹ: عابدہ عباسی پراجیکٹ کو آرڈینیٹر

اپنے شوق کو پورا کرنے کے لیے اس نے جسٹس یوسف صراف سنشٹر میں داخلہ لیا اور شام کو ریڑھی لگانا شروع کر دی۔ تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ وہ کام بھی کرتا رہا۔

عمران خان 2016ء میں جمیس یوسف صراف سنٹر سے پرائمری پاس کرنے کے ساتھ الیکٹر نکس اور ٹیلر نگ کی تربیت حاصل کر کے ہنرمند بھی بن گیا ہے۔

2021ءیں سلطانہ فاؤنڈیشن سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ جس میں اس نے (420/1100) نمبر حاصل کیے۔

عمران خان اپنے بارے میں کچھ یوں کہتا ہے:

"سلطانہ فاؤنڈیشن نے ہمیں

کوڑے کے ڈھیر سے اٹھا کر تعلیم دی
اور میٹرک کروایا۔ اپنے دس افراد
کے کنبے میں واحد پڑھا لکھا ہوں۔
تعلیم کی وجہ سے میرے اندر بہت
سی تبدیلیاں آئیں۔ میں پہلے سے
زیادہ پڑھا اعتماد ہوں۔ اپنے کام کو تعلیم کی
مدد سے بہتر کیا۔ ریڈھی سے ترقی کر کے میں

نے "خان بابا ریفریشمینٹ سنٹر" کے نام سے ایک دکان بنالی۔ آج میں نے دو ملازم رکھے ہیں اور میرا کام پہلے سے بہت بہتر ہو گیا ہے۔ میں نہ صرف اپنی والدہ کی مدد کرتا ہوں بلکہ اپنے بھائیوں کی بھی مالی مدد کرتا ہوں۔ تعلیم حاصل کرنے سے پہلے میں سامان خریدنے بازار جاتا تھا مگر چیزوں کی فہرست نہ ہونے کی وجہ سے بھول جاتا تھا۔ اب میں فہرست خود بناتا ہوں اور ریفریشمینٹ سنٹر کا حساب بھی خود کر لیتا ہوں۔ Skill Training حاصل کرنے کی وجہ سے میں نے اپنے

سلطانہ فاؤنڈیشن کے ذمی اداروں میں ایک ادارہ جسٹس یوسف صراف سنٹر ہے۔ جس میں ایسے بچوں کو تعلیم و تربیت اور مختلف ہنر کی تربیت دی جاتی ہے جو ایک کمزور طبقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ مزدور طبقہ ہے۔ جو ہر سہولت سے محروم ہے۔ جن کے پاس رہنے کے لیے گھر نہیں، کھانے کے لیے روٹی نہیں، تعلیم تک رسائی نہیں۔

2012ء سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئر مین ڈاکٹر یحیم غنی (مرحوم) نے اس طبقے کو uplift کرنے کا ایک عظیم منصوبہ بنایا۔ جس کے ساتھ ایسے بچوں کو تعلیم کے تحت مختلف ہنر کی تربیت مفت دی

جائے۔ تاکہ انھیں معاشرے کا ایک فعال اور محبت وطن شہری بنایا جاسکے۔ اس مقصد کے لیے جسٹس یوسف صراف سنٹر کا قیام عمل میں لا پایا گیا۔

جس Batch 2016 میں پہلا نے جمیس یوسف صراف سنٹر سے پرائمری کا امتحان پاس کیا۔ اور اسی نے 2021ء میں Batch

سلطانہ فاؤنڈیشن بوانز ہائی سکول سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔
ذیل میں ان بچوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے:

عمران خان :

جسٹس یوسف صراف سنٹر کا ایک ہونہار طالب علم عمران خان ہے۔ چھ بھائی اور تین بھنیں ہیں۔ والد وفات پاچے ہیں۔ 12 سال کی عمر میں ریڑھی لگانی شروع کی۔ عمران اس ریڑھی پر سمو سے اور پکوڑے بننا کر بیجا کرتا تھا۔ چونکہ عمران کو تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔

اپنے والد کے ساتھ کھدائی کا کام کر رہے ہے۔ اور اپنے خاندان کی آمدنی میں اضافہ کی کوشش کر رہے ہے۔

محمد شفیق مزید تعلیم حاصل کرنے کی خواہش رکھتے ہے لیکن مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا۔

﴿ شعیب اختر ﴾

شعیب اختر جسٹس یوسف صراف سنٹر کا ایک ذہین

طالب علم ہے۔ جس نے 2016ء میں جسٹس یوسف صراف سنٹر سے پانچوں کا امتحان پاس کیا۔ اور مزید تعلیم جاری رکھنے کے لیے سلطانہ فاؤنڈیشن بوانرزہائی سکول میں داخلہ لیا۔ دس افراد پر مشتمل اس گھرانے کے مالی حالات کچھ اچھے نہ تھے۔ والد مزدوری کرتے تھے اور ایک بڑے کنبے کی کفالت کی ذمہ داری نبھار ہے تھے۔



شعیب سکول سے چھٹی کے بعد اپنے والد کی مدد کرتا اور اس طرح گھر کی آمدنی میں کچھ اضافہ ہو جاتا۔

شعیب نے جسٹس یوسف صراف سنٹر سے الیکٹریکل اور ٹیلر نگ کی تربیت حاصل کی۔ اس ہنر سے شعیب نے بھر پور فائدہ اٹھایا۔ اور سکول سے چھٹی کے بعد مختلف گھروں میں واٹر نگ کا کام بھی کرتا رہا۔

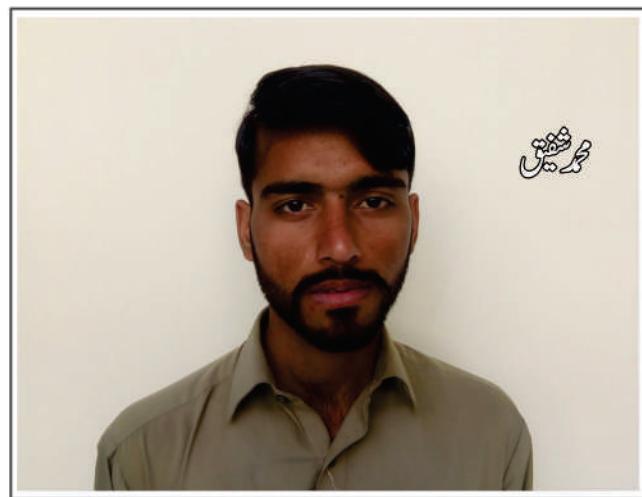
2021ء میں سلطانہ فاؤنڈیشن سے میٹر کا امتحان پاس کیا۔ جس میں نمبر حاصل کیے۔

گھر اور دکان کی واٹر نگ خود کی۔ بجلی کے آلات کی مرمت خود کرتا ہوں۔" میرا پیغام ہے اپنے ہم عصر طالب علموں کے لیے اور ان بچوں کے لیے جو تعلیم حاصل نہیں کر رہے اور اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔ وہ پوری محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کریں اور اپنی اچھی زندگی بسر کریں۔"

﴿ محمد شفیق ﴾

محمد شفیق کا تعلق انہائی غریب گھرانے سے ہے۔ والد مزدوری کرتے ہیں۔ دس افراد پر مشتمل یہ گھرانہ مشکل سے گزر برکرتا ہے۔ محمد شفیق بہن بھائیوں میں سب سے بڑا ہے۔ تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا مگر غربت ہمیشہ اس کے لیے رکاوٹ بنی رہی۔ 2012ء میں جسٹس یوسف صراف سنٹر کے قیام سے ان کی تعلیم حاصل کرنے کی خواہش پوری ہوئی۔

2016ء میں جسٹس یوسف صراف سنٹر سے پرائزی پاس کرنے اور مختلف ہنسیکھنے کے بعد 2021ء میں سلطانہ فاؤنڈیشن بوانرزہائی سکول سے میٹر کا امتحان پاس کیا۔ جس میں انہوں نے (539/1100)



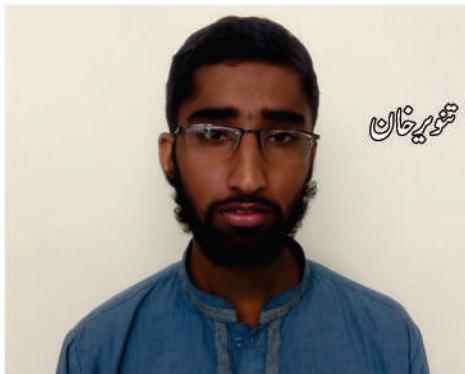
نمبر حاصل کیے۔

محمد شفیق تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ شام میں اپنے والد کے ساتھ مزدوری بھی کرتا ہے۔ جس میں وہ گھروں کی تعمیرات کے کام میں

"میں نے تعلیم حاصل کر کے آداب سمجھے۔ بات کرنے کی تمیز سمجھی۔ گفتگو کرنے کا سلیقہ سیکھا۔ میرے اندر تعلیم سے اعتماد پیدا ہوا۔ کام کرنے کی لگن پیدا ہوئی۔ بہت سی تبدیلیاں میں نے اپنے اندر محسوس کیں۔ میں پہلے ایسے نہیں تھا لیکن اب میں ایک بہتر اور مختلف انسان ہوں"۔

بے سکول بچوں کے لیے پیغام دیتے ہوئے کہا کہ "تعلیم محنت اور لگن سے حاصل کریں اور اچھا مقام حاصل کریں"۔ انہوں نے اپنی کامیابی کا کریڈیٹ چیز میں سلطانہ فاؤنڈیشن کو دیا۔ جن کی بدولت گلیوں میں آوارہ پھرنسے والے بچوں کو تعلیم حاصل کرنے کا موقع ملا۔

﴿تُنُورِ خَان﴾: تُنُورِ خَان نے جسٹس یوسف صراف سنٹر سے پرائمری کی تعلیم مختلف ہنر کے ساتھ حاصل کی۔ اور سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ بھائی سکول میں اپنی تعلیم کو جاری رکھا۔ 2021ء کے کامیاب طالب علموں میں تُنُور خان بھی شامل ہیں۔



تُنُورِ خَان نے (537/1100) نمبر حاصل کر کے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔

ان کی کہانی دوسرے بچوں سے کچھ مختلف ہے۔ والد دل کے مریض ہونے کی وجہ مزدوری نہیں کر سکتے۔ والدہ گھروں میں کام کر کے دس افراد کے اس کنبے کی کفالت کر رہی ہے۔ چھوٹے بہن بھائی لکڑیاں چُن کر لائے تو گھر کا چولہا جلتا ہے۔ انھیں کم

تالحال فاؤنڈیشن سے حاصل کی گئی تربیت کی مدد سے الیکٹریشن کا کام بھی کرتا ہے۔

تین سالہ پروگرام (DAE Electrical Engineering) کرنا چاہتا ہے لیکن مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے تعلیم جاری نہیں رکھ سکتا۔

﴿اشفاق اللہ خان﴾:

اشفاق اللہ خان ذہین اور مختنی طالب علم ہے۔ والد حیات نہیں ہیں۔ دس بہن بھائی ہیں۔ والدہ نے محنت مزدوری کر کے اپنے بچوں کی پرورش کی۔

اشفاق اللہ خان جسٹس یوسف صراف سنٹر کے پہلے Batch میں شامل ہیں۔ جنہوں نے پرائمری کا امتحان پاس کیا اور 2021ء میں میٹرک کیا



اشفاق اللہ خان

جس میں (705/1100) نمبر حاصل کیے۔ اب سلطانہ فاؤنڈیشن کے بوائزہ کالج میں (Pre Medical) کا طالب علم ہے۔ اشفاق مستقبل میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہے۔

اپنے تعلیمی اخراجات پورے کرنے کے لیے کالج سے فارغ ہونے کے بعد ایک میڈیکل سٹوڈنٹ پر کام کرتا ہے۔ ماہانہ 5000 روپے تک حاصل کرتا ہے۔ جس سے اپنی فیس اور دوسرے تعلیمی اخراجات پورے کرتا ہے۔ اشفاق اللہ خان سلطانہ فاؤنڈیشن کے بارے میں کہتے ہیں:

حراج خٹک نے (1100/856) جبکہ خضرا نازنے (886/1100) نمبر حاصل کیے۔

جس سے انھوں نے ثابت کیا کہ محنت، لگن اور جذبے سے منزل حاصل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اگر اس جذبے کو مخلصانہ سہارا میل جائے تو منزل حاصل کرنا آسان سے آسان تر ہو جاتا ہے۔

خضرا کا کہنا ہے کہ: ان کے خاندان میں بچیوں کو سکول نہیں بھیجا جاتا تھا۔ جس کی وجہ معاشری تبلیغی، تنگ نظری اور شعور کا نہ ہونا تھا۔ یا یوں کہہ لیں کہ رسم و رواج کی آڑ میں سفید پوشی چھپا رہے تھے۔ جس سیف صراف سنٹر کا جب والد صاحب کو معلوم ہوا تو وہ وہاں داخلے کے لیے گئے جہاں ان کو کھلے دل سے خوش آمدید کہا گیا۔ اور حوصلہ افزائی کی گئی۔ جس کے بعد میرے والد نے ہم بہنوں کے داخلے کے ساتھ میرے تایا کی بچیوں کا بھی داخلہ کروایا۔ اب ہمارے خاندان میں سب نے بچیوں کی تعلیم پر توجہ دینا شروع کر دی۔ ہمارے خاندان کی بچیاں اب تعلیم حاصل کرنے اور کوئی ہنسنے میں مصروف رہتی ہیں۔ اور اپنا وقت ضائع نہیں کرتیں۔ پڑھنے کی وجہ سے ہم بہنوں کو نہ صرف زندگی میں کوئی مقصد حاصل کرنے کا موقع ملا ہے بلکہ اب ہم دوسروں کی مدد بھی کرتی ہیں۔ رشتہ داروں میں چھوٹے بچوں کی پڑھائی میں مدد کرتی ہیں۔ ہمارے گھر پہلے سے زیادہ صاف رہتے ہیں۔ خاندان کی عورتوں کے آپس میں بات کرنے کے طور طریقوں میں بہتری آئی ہے۔

Skill Training کی وجہ سے ہم بہنیں سلامی کڑھائی اور اچھی Cooking کر لیتی ہیں۔ خضرا اور لیں ڈیزائنگ سیکھنا چاہتی ہے تاکہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ گھر کے اخراجات میں والد کا ہاتھ بٹا سکے اور اپنی پڑھائی کے اخراجات خود برداشت کر سکے۔ جبکہ حراج Beautician کا کورس سیکھنا چاہتی ہے تاکہ گھر میں ایک بیوی پارلکھوں کر اپنی تعلیمی اخراجات خود برداشت کر سکے۔ اور اپنے خاندان کے رہن سہن کو مزید بہتر بناسکے۔

عمر ہونے کی وجہ سے مزدوری نہ ملے تو اکثر گھر میں فاقہ ہوتا ہے۔ تو نویر (DAE Electronic) کرنا چاہتا ہے لیکن مالی وسائل نہ ہونے کی وجہ سے تاحال داخلہ نہیں لے سکا۔

﴿ملک فہد﴾

ملک فہد مزدور والد کے مختی میٹی ہیں۔ جو تعلیم حاصل کرنے کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ جس سیف صراف سنٹر سے پرائمری کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بواتریہائی سکول میں اپنی تعلیم جاری رکھی اور میٹرک کا



امتحان (478/1100) نمبر حاصل کر کے پاس کیا۔

ملک فہدو بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا ہے اور ہاکی کا بہترین کھلاڑی ہے۔ (DAE Electrical) کرنا چاہتا ہے لیکن مالی حالات خراب ہونے کی وجہ سے اپنی پڑھائی کو جاری نہیں رکھ سکتا۔

تاحال جس سیف صراف سنٹر میں حاصل کی گئی Skill Training سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وائرگ کا کام کرتا ہے۔

﴿خضرا ناز اور حراج خٹک﴾

خضرا ناز اور حراج خٹک دونوں بہنیں ہیں۔ یہ جس سیف صراف سنٹر کی وہ ہونہار طالبات ہیں جنہوں نے 2016ء میں جس سیف صراف سنٹر سے پرائمری کا امتحان پاس کیا اور 2021ء میں میٹرک کا امتحان اچھے نمبروں سے پاس کیا۔

”لتعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“

زادہ الرحمن (لیکچرر PSIT)

ممالک میں مغربی نظام تعلیم رائج کیا جا رہا ہے تاکہ مسلمانوں میں سے جذبہ ملی، جہادی جذبہ، اسلامی اوصاف، فلسفہ اقبال اور دینی سوچ کو ختم کیا جاسکے۔ دنیا کو ہے پھر فخر کہ روح، بدن پیش تہذیب نے ہے پھر درندوں کو ابھارا۔ پاکستان کا حصول دین اسلام کی بنیاد پر ہوا۔ اس لئے اسکی تعمیر بھی دین اسلام کے بنیادی اصولوں پر ہی ممکن ہے۔ دور حاضر کی تہذیب ظاہری زیب و زینت اور پرفتن نمائش ہے۔ یہ کھوکھلی اور ناپائیدار ہے۔ دین اور سیاست کی دوری ہمیں مزید کھوکھلا کر رہی ہے۔ جبکہ اقبال نے اپنے فلسفے میں کہا ہے۔ ”دین زندگی کا دستورِ عمل ہے، بنی نوح انسان کی دینی اور بنیادی رہنمائی کے لئے ہی دین اسلام آیا۔ اقبال کے مطابق اسلام سے دور ہو کر جو فکر و فلسفہ اور علم و ہنر کی روشنی جو دھائی دے رہی ہے۔ وہ ابدی نہیں ہے۔ دلوں کا علم، حکمت، تدبیر، غور و فکر، تجارت، معیشت فقط انسانیت کا ہو پینے کا بہانہ ہے۔ تعمیر پاکستان فلسفہ اقبال کے مطابق اپنی نظریاتی، تہذیبی، خودداری اور اخلاقی افکار کی یہ طریق احسن حفاظت سے ہی کی جاسکتی ہے۔

مراطیق امیری نہیں، غربی ہے
خودی نہ پیچ، غربی میں نام پیدا کر

جدید دور کا انسان علامہ محمد اقبال کی شخصیت کو مختلف زاویوں سے دیکھتا ہے کچھ کے نزدیک اقبال ایک عظیم المرتب شاعر ہیں۔ انہیں غزل کا امام بھی کہا جاتا ہے۔ ہم انہیں مصور پاکستان اور مفکر اسلام بھی کہتے ہیں۔ بے شک ہم انہیں شاعر مشرق بھی کہتے ہیں۔ مگر ان کا فلسفہ تمام مسلمانان عالم کے لئے ہے۔ ان کے فلسفے نے مسلمانوں کو اسلامی روایات سے روشناس کرا کر مسلمانوں کے لئے ایک الگ طن کے حصول کو ممکن بنایا۔ طن کے حصول کے بعد مسلمانوں نے اس فلسفے کو بھلا کر پھر سے مادی دنیا اور مادی علوم میں اپنے آپ کو مصروف کر لیا۔ موجودہ دور میں ایک مرتبہ پھر فلسفہ اقبال کو اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اقبال کے فاسنے کی اساس مسلمانوں کی خودداری اور مذہب سے مرعوب نہ ہوتا ہے۔ مگر اس دور میں ہم نے اپنے آپ کو مذہب کے الحادی فلسفہ حیات، سائنس اور شیکناں اللوگی کی پیش رفت، آزاد خیالی اور بے حسی کے نظامِ عدل میں جگڑا ہوا ہے۔ مغرب اور اس کے حواریوں نے مسلمانوں کو دہشت گرد، بنیاد پرست اور انہا پسند قرار دے کر ان کا جینا حرام کر دیا ہے۔ مغربی ثقافت مسلمانوں پر مسلط کی جا رہی ہے۔ مسلمان



ممبران کی تحریریں



”تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“ مس ارم بی بی (تعلیمی کونسلر YSC)

قوم مذہب سے مذہب جو نہیں تو تم بھی نہیں
جب باہم جو نہیں تو محفلِ انجمن بھی نہیں

علامہ اقبال ہی بر صیر کے وہ واحد اور

بے بدل قائد ہیں جنہوں نے انگریزوں اور
ہندوؤں کی سیاسی و اقتصادی سازش میں جکڑے
ہوئے مسلمانان ہند کی کم مائیگی کا احساس کرتے
ہوئے ان کے لئے ایک الگ خطہ ارضی کی ضرورت محسوس کی اور اس پر
اکتفاء نہ کیا بلکہ اپنے خطبہ اللہ آباد میں مسلمانوں کی ایک الگ مملکت کا
پورا نقشہ پیش کر دیا اور پھر ایک دردمند مسلم لیگی رہنمای اور قائد کی حیثیت
سے قائدِ اعظم محمد علی جناح کو جو انگریزوں اور ہندوؤں کی غلامی میں
جکڑے ہوئے مسلمانوں کی حالت زار سے مایوس ہو کر مستقل طور پر
لندن چلے گئے تھے۔ خط لکھ کر واپس آنے اور اسلامیان ہند اور مسلم لیگ
کی قیادت کرنے کے لئے قائل کیا۔

اقبال متحده ہندوستان کے وہ فکری رہنماء تھے۔ جنہوں نے
مسلمانوں کے دور زوال میں جنم لیا۔ انہوں نے مسلمانان بر صیر کو یہ
فکری پیغام پہنچایا کہ اگر وہ ایک پلیٹ فارم پر ایک قیادت کے جھنڈے
تلے اکٹھے نہ ہوئے تو اپنی الگ شناخت سے محروم ہو جائیں گے۔ آپ
نے مسلمانوں کے دل میں دو قومی نظریہ کی بنیاد پر ایک الگ وطن کی لگن
پیدا کی۔ علامہ اقبال نے اپنے خطبہ اللہ آباد میں مسلمانوں کے لئے الگ
جدید دور کی ایسی اسلامی ریاست کا خاکہ فراہم کیا جو مسلمانوں کے روٹی،
روزگار اور قومی و ملیٰ شخص کی ضامن ہو۔ آپ کے ان نظریات کی بنیاد پر
قائدِ اعظم کی قیادت میں مسلمان ایک الگ ریاست کے حصول میں
کامیاب ہوئے۔ آپ جیسے لیڈر صدیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

ہزاروں سال نگس اپنی بے نوری پر روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چن میں دیدہ و پیدا

”تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“ اسد محمود (لیکچرر PSIT)

پاکستان کا معرض وجود میں آنا اس خواب کی تعبیر ہے جو
علامہ اقبال نے دیکھا۔ ہم یہ جملہ اکثر بڑی

مسرت کے ساتھ سنتے ہیں مگر یہ سوچنے کی
زحمت نہیں کرتے کہ خواب اور اس کی تعبیر
میں کتنی مشکلات سے گزرے۔ علامہ اقبال



جیسے در دل رکھنے والے فلسفی شاعر پر کیا گزر تی رہی بیان کرنے
کی خاطر خود ان کی شاعری کا مطالعہ کرنا کافی ہے۔ اقبال نے
خود اپنے خواب کو حقیقت بنتے نہیں دیکھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا
ہے کہ ہم نے اس مقصد عظیم کو حاصل کرنے میں اور تعمیر نو کی
خاطر کیا کردار ادا کیا تو اس کا جواب تلاش کرنا ہوگا۔ پاکستان کی
تعمیر نو اور فکر پاکستان ایک دوسرے سے مربوط ہیں۔ اس میں
کوئی شک نہیں کہ ان ستر برسوں میں ہم نے جہاں ایک طرف
بہت کچھ کھو یا وہاں ہم نے بہت کچھ پایا بھی ہے۔

اٹھو! میری دنپاکے غربیوں کو جگادو
کارخ امراء کے درود یوار ہلادو
جس کھیت سے دھقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کہ ہر خوشہ گنہم کو جلادو



کوئی قابل ہو تو ہم شان کی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں
اس قوم کو شمشیر کی حاجت نہیں رہتی
ہو جس کے جوانوں کی خودی صورتِ فولاد
دل مردہ دل نہیں ہے، اسے زندہ کر دوبارہ
کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا

”تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“

نادیہ اویس (تعلیمی کونسلر YSC)

ہر سال 9 نومبر کو پورے پاکستان میں شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال کے یوم پیدائش کو ”یومِ اقبال“ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ علامہ اقبال کی شہرت جہاں مسلمانوں کے موجودہ دور میں مصلحانہ کردار کی ہے وہیں ایک عظیم شخصیت کی ہے کیونکہ انہوں نے خطبہ اللہ آباد میں مسلمانوں کی ایک الگ مملکت کا پورا نقشہ پیش کیا تھا۔

حکیم الامت علامہ اقبال نے اپنی قومی شاعری اور ایمان افروز پیغامات سے مسلمانان عالم کو بالعموم اور مسلمانان ہند کو بالخصوص غفلت سے جگا کر تصور پاکستان پیش کیا۔ تخلیق ارض پاکستان ان کی کاؤشوں سے سرانجام پائی۔ اقبال کے نزدیک زندگی ایک مسلسل حرکت ہے جو نئی خواہشات کی تخلیق کرتی ہے۔

علامہ اقبال فرماتے تھے کہ:

”علم کی جستجو جس رنگ میں کی جائے عبادت ہے کام میری نظر میں ایسے ہی مقدس ہے جیسے عبادت“، علامہ اقبال کی مسلم قومیت اور ریاست خداداد پاکستان کی جدوجہد کے لئے خدمات کا اعتراف، بر صغیر جنوبی ایشیاء مشرقي و سطلي اور یورپ میں ان کی زندگی میں کریا گیا تھا۔ دنیا بھر کے دانشوروں نے ان کے سیاسی فلسفہ اور اسلامی فکری تعلیمات کے اثرات کو اسلامی اصولوں کے تربیمان ہونے اور اسلامی دنیا میں مقبولیت حاصل ہونے کے ناطے ان کی اہمیت کو سراہا۔ ہندوستان میں آزادی ہند کے لیڈروں مہاتما گاندھی اور جواہر لال نہرو نے بھی اس حقیقت کو تسلیم کیا۔ درحقیقت اقبال کے نظریہ ریاست نے جسے نظریہ پاکستان سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ باعث ہندوؤں کی جماعت کا نگرس اور ہندو انتہا پسندوں کی مسلمانوں کے سیاسی حقوق تسلیم نہ ہونے کی تحریک یعنی انہوں بھارت ہندوؤں کے لئے متحده ہندوستان کے حصول میں ناکامی کا منہ

”تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“

عزیزہ ظفر (تعلیمی کونسلر YSC)

اقبال متحده ہندوستان کے وہ فکری رہنماء تھے۔ جنہوں نے مسلمانوں کے دور زوال میں جنم لیا مگر انحطاط و لپستی کی نوحہ گری کرنے کے بجائے نسلی، لسانی، فرقہ و رانہ اور علاقائی گروہوں میں بٹی پست حوصلہ اور منتشر الخیال قوم کو خودشناسی، وحدت فکر و عمل اور انقلاب و اجتہاد کا درس دیا۔ انہوں نے اس مقصد کے لئے شاعری کا سہارا لیا اور جدید و قدیم علمی سرچشمتوں سے فیض یا ب ہونے کے باعث ہر مکتبہ فکر اور ہر سماجی طبقے کو یکساں متاثر کیا، انہوں نے زوال آشنا اسلامیان بر صیر کو یہ فکری پیغام پہنچایا کہ اگر وہ ایک پلیٹ فارم پر ایک قیادت کے جھنڈے کے نیچے اکٹھے نہ ہوئے اور آگے نہ بڑھئے تو اپنے الگ وجود، تشخیص اور شناخت سے محروم ہو جائیں گے۔ اقبال نے اپنے تاریخی خطبہ اللہ آباد میں مسلمانوں کے لئے ایک جدید دور کی ایسی اسلامی جمہوری ریاست کا خاکہ فراہم کیا، جو مسلمانوں کے روزگار اور رقومی و ملیٰ تشخیص کا ضامن ہو۔ قائد اعظم نے اقبال کے اسی فکری تصور کو نشان منزل بنایا اور الگ مملکت کے حصول کا راستہ ہموار کیا۔ اس لئے اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ مسلمانوں کو اقبال کی قیادت میسر نہ ہوتی تو ان کے لئے ایک الگ مملکت کی بھی سوچ پیدا نہ ہوتی، اور نہ اس کا حصول ممکن ہوتا، قائد اعظم خود بھی علامہ اقبال کی قائدانہ صلاحیتوں کے قابل تھے اور ان کے انقلاب پر تعریفی بیان میں اعتراف کیا کہ ان کے لئے اقبال ایک رہنما بھی تھے۔ دوست بھی اور فلسفی بھی تھے کسی ایک لمحے کے لئے بھی متزلزل نہ ہوئے اور چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔

شاہین کبھی پرواز سے تھک کرنہیں گرتا
پُردم ہے اگر تو، تو نہیں خطرہ افتاد



دلتعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت

ساجده خاتون (لیکچر رانگش، کالج آف کارمس)

اُٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افق خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اجالا کر دیں
شم کی طرح جیسی بزم گہ عالم میں
خود جیسی دیدہ اغیار کو بینا کر دیں



آج ہمارا وطن عزیز جن بے شمار مشکلات و مسائل کا شکار ہے اُن کا حل ہمیں افکار اقبال کو عملاً اجاگر کر کے مل سکتا ہے۔ تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ علامہ اقبال کے یہ افکار ہی وہ تصورات تھے۔ جو مجہ تشکیل پاکستان بننے اور ان افکار نے مسلمانان بر صیرپاک و ہند کو متحد کر کے ایک جیسے راستے پر گامزن کیا جوان کو ایک پائیدار منزل تک لے جاتا تھا۔ اقبال کی شاعری مسلمانوں کو غفلت کے اندر ہرے سے علم کے اجالوں تک لے جانے میں معاون ثابت ہوئی اور بے کسی ولاچاری میں بتلا انسانیت کے لئے مشغل راہ بنی۔ اُن کے افکار کی بنیاد ایسے تصورات پر قائم ہے جو ہر دور میں انسانوں کے لئے چراغ راہ ہے۔ اس کی بڑی وجہ ان تصورات کی تعلیمات اسلامی پر استواری ہے۔

فلسفہ خودی و بیخودی ہو یا فلسفہ تعلیم، فلسہ وطنیت ہو یا فلسفہ جمہوریت، فلسفہ عشق ہو یا فلسفہ عقل گویا ہر فلسفے کی روح اسلام ہے اور ان تمام تصورات کا سیر حاصل مطالعہ ہماری معاشرتی و معاشی، سیاسی وغیر سیاسی اور ذہنی و اجتماعی زندگی میں رہنمائی کا باعث ہے۔

تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کا کردار کسی شہادت کا مقاضی نہیں ہے۔ ہمارے وطن کے نوجوان اقبال کے شاہین ہیں جن کے بارے میں اقبال لکھتے ہیں:

قاعدت نہ کر عالم رنگ و بو پر
چمن اور بھی آشیاں اور بھی ہیں

دیکھنا پڑا۔ علامہ اقبال چونکہ ہندو نفیسیات اور مغرب کی عیاریوں کو اچھی طرح سمجھتے تھے اس لئے وہ مہاتما گاندھی کی سوچ اور کشمیری برہمن ہونے کے ناطے جواہر لال نہرو کے جو ہر کو بھی اچھی طرح سمجھتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ساری زندگی مسلمان قوم کو انگریزوں سے ہوشیار رہنے کی تلقین کی۔ اقبال مسلمانوں کو بچانے اور ہندوستان میں مسلمانوں کی علیحدہ حیثیت منوانے میں کامیابی سے ہمکنار ہوئے۔ ان کی شاعری میں یہ احساس تو اتر سے جھلکتا ہے۔

1940ء کے جلسہ عام میں قائد اعظم نے آل انڈیا مسلم لیگ کی قیادت کرتے ہوئے علامہ اقبال کے نظریہ ریاست کو اپنا نصب العین قرار دیتے ہوئے قرارداد پاکستان منظور کی اور اس طرح سے علامہ اقبال کی خواہش کو بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت بخشنا گیا اور اقبال کی خواہش پوری ہوئی۔

آنکھ کو بیدار کر دے و عددہ دیدار سے زندہ کر دے دل کو سوز جو ہر گفتار سے



سمندر ہے اک بوند پانی میں بند
اندھیرے اجائے میں ہے تابناک



تم سید بھی ہو مرزا بھی ہو افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ کہ مسلمان بھی ہو؟



ایک سوچنے والے زندہ انسان کے خیالات میں
تب دلیلی ہوتی رہتی ہے۔ نہیں بدلتا تو پتھر نہیں بدلتا





سالانہ سپورٹس ویک مارچ پاسٹ، جوڑ کرائے، پیٹی ڈرل





سالانہ سپورٹس ویک سکولوں کے بچے مختلف سرگرمیوں میں مصروف



سالانہ سپورٹس ویک

تقریب کے مہمانان گرامی۔ جیسے میں انجینئر عزیز غنی، وائس چیئر مین اکیڈمیکس انجینئر خالد محمود اختر، ڈائریکٹر ایڈمن ڈائریکٹر تنسیم غنی، ڈائریکٹر N G C حسن نعیم، ڈائریکٹر میڈیا یکل ڈائریکٹر نعیم، ہیڈ آف میڈیا اینڈ پبلیکیشنز بیگ راج، ڈائریکٹر آف سکولز ڈائریکٹر شمینہ عزیز، ڈائریکٹر PSIT کرنل محفوظ علی، ڈائریکٹر پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے خواتین غزالہ خالدہ، ڈائریکٹر جسٹس یوسف صراف سینٹر بریگیڈ بریگیڈ بریگیڈ جاوید، پرنسپل کالج آف کامرس محمد عارف اعوان، پرنسپل پرائمری سکول مس غزالہ سرور، پرنسپل پیش چلدرن سکول شاہستہ کیانی، پرنسپل بوائزہ ہائی سکول خالد سلیم قاضی، پرنسپل گرلز ہائی سکول مسز قیصرہ سلطانہ

تقریب میں حصہ لینے والے سکول۔ سلطانہ فاؤنڈیشن گرلز ہائی سکول، سلطانہ فاؤنڈیشن بوائزہ ہائی سکول، سلطانہ فاؤنڈیشن پرائمری سکول، سلطانہ فاؤنڈیشن پیش چلدرن سکول، سلطانہ فاؤنڈیشن جسٹس یوسف صراف سینٹر



کالج آف سائنس کی طالبات سپورٹس ڈے کے موقع پر مختلف سرگرمیوں میں حصہ لے رہی ہیں۔



کالج آف کامرس میں 'قاائد' کے موقع پر تقریری مقابلے منعقد ہوئے۔ پرنسپل محترم عارف اعوان نے انعامات تقسیم کیے۔



سکول آف نرنسنگ کی طالبات نے ٹریننگ سیشن میں حصہ لیا۔ حصہ لینے والی طالبات کو نعم غنی سینٹر اور انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی کی طرف سے سرفیکٹ دیے گئے۔



کالج آف سائنس کے سٹوڈنٹس سپورٹس ڈے کے موقع پر مختلف سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔



پرنس سلطانہ کالج فارودمن میں سٹوڈنٹس کونسل کے انتخابات کا انعقاد ہوا، منتخب عہدہ داران کی تقریب حلف برداری کی تصویری جھلکیاں۔



”تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“ مسر شفق توفیق (لیکچر اردو، کالج آف کامرس)

حضرت علامہ اقبال کی حیات، کرشنہ سازی کا ایک ایسا پیکر اور قدرت کی عطا نے لافانی و جاوید کا وہ مجسمہ رہی کہ جس کا اعتراف ہر طبقہ فکر نے کیا اور ان کے کمال فکر کے سامنے سرنگوں ہو کر ”Sir“ جیسے باوقار اور فخریہ خطاب سے نواز۔ بلاشبہ حضرت اقبال ایک ہی وقت میں کامل معتبر، معروف قانون دان، عظیم فلسفی شاعر، بامال محقق اور داعیِ عشق رسول تھے۔

بالیقین اس عشق کی معراج کا شتر ہے کہ اقبال مر کر بھی امر ہیں اور ان کی شخصیت پورے عالم میں زندہ جاوید ہے۔ اقبال کے تصورات میں ایسی لامحدودیت ہے کہ وہ فقط مشرق تک ہی محدود نہیں بلکہ اقوام مغرب بھی اپنے اعلیٰ جامعات میں ان کے طرز فکر پر تحقیق کرو اکڑا کٹریٹ کی ڈگریاں دے رہی ہے۔

اس ذیل میں کالج آف کامرس سلطانہ فاؤنڈیشن میں 9 نومبر 2021 کو محترم اساتذہ کرام کے زیر نگرانی حضرت علامہ اقبال کی حیات، شخصیت، افکار اور شاعری سے متعلق طالبات میں آگاہی و بیداری اُجاگرنے کے لئے ایک تقریری مقابلے کا انعقاد کیا گیا۔

تقریر کا آغاز تلاوت کلامِ پاک سے ہوا اساتذہ کرام کی معاونت اور رہنمائی سے منتخب طالبات نے کلامِ اقبال اور مزمورات اقبال کے حسین شاہ پارے پیش کئے۔

تقریری مقابلے میں شریک طلباء و طالبات کا جوش و خروش دیدنی تھا۔ اور انہوں نے اپنے تعلیمی مباحثات کے مطابق حضرت علامہ اقبال کی شخصیت اور فکر پر روشنی ڈالی کلامِ اقبال کو نشری اور منظوم انداز میں پیش کرنے والی طالبات نے ایسا حسین سماں باندھا کہ محسوس ہوتا تھا کہ درود یوار اقبال اقبال کی صدائے گونج رہے ہیں۔



تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسمان اور بھی ہیں
اقبال کا فلسفہ تعلیم طالب علم کی عقل کی آزادی کے ساتھ ساتھ اُس کے خیالات تو مربوط و منظم کرنے پر بھی تکرار کرتا ہے۔ خیالات کی بے راہ روی پیدا کرنے والی تعلیم علامہ اقبال کے نزدیک بے مقصد ہے۔

وہ علم نہیں زہر ہے احرار کے حق میں
میں علم کا حاصل ہے جہاں میں دوکف جو
تعلیم وہ نہیں جو دنیا وی لذتوں میں الْجَهَادِے اور نہ وہ پہانیت
کا درس دے بلکہ مادی و روحانی تناسب کو سمجھنے کا نام تعلیم ہے۔ اقبال کا
تصور قومیت مغرب کی طرح کسی جغرافیائی حد بندی کا تالیع نہیں بلکہ تمام
دنیا کے مسلمان بلا تفریق رنگ و نسل ایک ملت کے معمار ہیں جن کی بنیاد
بھائی چارہ ہے۔

ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے
نیل کے ساحل سے لیکر تباخا کا شغیر
اسی طرح تصور مومن ایسے ظہور ترتیب کا مرکب ہے جو باطل
کے سامنے کبھی خم نہیں ہوتا۔ اقبال لکھتے ہیں:

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بتا ہے مسلمان
ہو حلقة یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن
الختصر ایسا کون سا گوشہ زندگی ہے جس میں افکارِ اقبال بطور
رہنمای اصول اپنائے نہیں جاسکتے۔ ضرورت اس امد کی ہے کہ ہم فکرِ اقبال
کو اُجاگر کریں اور ان کی اصل روح کو سمجھ کر ان سے عملی طور پر استفادہ
حاصل کریں اور تعمیر وطن میں اپنا حصہ ڈالیں۔



و“تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت”

نبیلہ ناز (لیکچر رکانِ آف کامرس)

علامہ اقبال کو شاعر مشرق ادیب

مفکر، فلسفی اور نظریہ پاکستان پیش کرنے والی

شخصیت کے طور پر پیچانا جاتا ہے۔ تعمیر پاکستان

میں آپ کا نمایاں کردار قابل تعریف ہے کیونکہ آپ نے ہی نظریہ پاکستان کے حوالے سے دعویٰ کیا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں جو اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ علیحدہ مسلم ریاست کا تصور آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس منعقدہ 1930ء میں پیش کیا انہوں نے واضح کیا کہ:

”انڈیا ایک برصغیر ہے ملک نہیں یہاں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے اور مختلف زبانیں بولنے والے لوگ رہتے ہیں۔ مسلم قوم اپنی

جدا گانہ مذہبی اور ثقافتی پیچان رکھتی ہے،“

آپ کی شخصیت قیام پاکستان میں ممتاز مقام رکھتی ہے کیونکہ آپ نے اپنے خطبہ اللہ آباد میں مسلمانوں کی الگ مملکت کا پورا نقشہ پیش کر دیا تھا۔ اس بات کا اعتراف محمد علی جناح نے کیا کہ اقبال ایک رہنمای بھی تھے، دوست بھی اور فلسفی بھی تھے۔ جو کسی ایک لمحہ بھی متزلزل نہ ہوئے اور چڑھان کی طرح ڈٹے رہے۔ درحقیقت یہ علامہ اقبال ہی تھے جنہوں نے محمد علی جناح کو خط لکھا کہ وہ ہندوستان واپس آئیں اور الگ مملکت کے لئے مسلمانوں کی قیادت کریں۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے تصور پاکستان پیش کیا جو ایک طویل جدوجہد کے بعد تعمیر پاکستان کی شکل میں آج دنیا کے نقشے پر موجود ہے۔

غلامی میں کام آتی ہیں شمشیریں نہ مددیریں
جو ہو ذوق یقین پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں



پروگرام کے آخر میں پوزیشنز حاصل کرنے والی طالبات کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ Com.I کی طالبات نے میدان مار لیا اور تینوں پوزیشنز اپنے نام کر لیں۔ طالبات کو کتابوں کے خوبصورت تھائے تقسیم کئے گے۔ محترم ساجدہ خاتون صاحبہ نے اپنے کلیدی خطبے میں کہا کہ فکرِ اقبال کی ترویج از حد ضروری ہے۔

سال میں صرف ایک نہیں بلکہ بار بار چھوٹی چھوٹی نشتوں کے ذریعے اقبال کی شاعری کو سمجھنے اور سمجھانے کا کام کیا جاسکتا ہے۔ تقریر میں شریک تمام طالبات کلامِ اقبال پوری چیز سے سنتی رہیں اور یہ بہت خوش آئندہ بات ہے کہ نئی نسل میں شعروادب کا ذوق پیدا ہو رہا ہے۔ اس میں شک و عار نہیں کہ اقبال کی الہامی کلام کی وسعت کا احاطہ عصرِ حاضر کا محقق صدیوں کا عالمی سفر طے کر کے بھی ادا کرنے سے قادر ہے۔

ان کا ہر لفظ درخشنہ ہیرے اور گوہرتا بدار کی مانند چشم فلک کو خیرہ کرتا دکھائی دیتا ہے۔ ان کی سوچ کی رفتار کا تعین ناممکن ہے۔ اور ان کا پیام رہ رہ نہیں بلکہ راہبر ہے۔

کانِ ہذا میں منعقدہ اس تقریب کی مقصدیت ہی طباء و طالبات کے اذھان میں علامہ اقبال کی ذات و شخصیت، فکر و سوچ کے ہر پہلو کو نقش کرانا ہے۔ طالبات کا یہ کارروائی رفتہ رفتہ ان کی ذات اور افکار سے روشناس ہو رہا ہے۔ قوی امید اور دعا ہے کہ تعلیمی سفر کی تکمیل تک ہر طالب علم پیامِ اقبال کا پیغام بر بن سکے۔ (آمین)



فطرت کو خرد کے رو برو کر
تسخیر مقامِ رنگ و بو کر

وسعی اور زیادہ روحانی ہو گا۔ اس وقت دنیا میں جس قدر ترقی پذیر نظامِ معاشرت و سیاست موجود ہیں اقبال ان میں اسلامی نظام کو اپنے خاص نصب اعین اور اپنے خاص تصورِ ملت کے قریب تر سمجھتے ہیں۔

علامہ اقبال نے تصورِ پاکستان کے خالق کی حیثیت سے ہماری قومی زندگی میں جو ثابت اور موثر کردار ادا کیا ہے وہ ہماری قومی تاریخ اور ہمارے قومی ورثے کا ایک اہم حصہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ دو قومی نظریہ کی ترویج و ترتیب میں علامہ سے پہلے بھی ہمارے بہت سے مفکرین، دانشوروں اور ارباب فہم و فراست نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ لیکن نظریہ پاکستان کو ایک مستقل شکل و صورت عطا کرنے اور اس سلسلے میں ایک مکمل مفصل تخيّل کی آبیاری سب سے زیادہ موثر انداز میں علامہ اقبال نے کی۔ انہوں اپنی نظموں کے ذریعے خلافِ انسانی کے لئے اہم اصول بیان کئے۔



”تعییرِ پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“

(نزہت پروین یکچر اردو پرنس سلطانہ ڈگری کالج)

اقبال ایک ایسے زمانے میں پیدا ہوئے



جب مشرق و مغرب میں زندگی اور اس کے مختلف

شعبوں میں عجیب و غریب انقلاب نمودار ہو رہا تھا۔ مشرق کی جہاں گیریاں، جہاں ستانیاں ختم ہو چکی تھیں اور مغرب کی سیاسی فتح مندیاں اپنا نقش قائم کر رہی تھیں اور ان کے قدم مشرق پر مغربی ذہن و فکر کی فتوحات کا سکھ بھی بیٹھ چکا تھا۔

مشرق کے بے چارگی و درماندگی کے احساس نے رفتہ رفتہ

اقبال کو نئے سیاسی عقائد کی تشكیل پر آمادہ کیا اور یہ نتیجہ تھا درحقیقت مشرق و مغرب کے افکار کے آزادانہ مقابلہ و موازنہ اور امتراج و اختلاط کا نیا فلسفہ سیاست تھا جو اقبال سے مخصوص تھا۔ جس کی تعییر و تربیت میں قرآن و حدیث، غذائی و رازی، ماوری و نظام الملک، ابن حزم اور ابن خلدون وغیرہ کے خیالات بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور اس کی تشكیل و ترکیب میں مشرق کی سیاسی فضانے بھی حصہ لیا۔ اگر یہ کہا جائے کہ انہیں اصولوں کو دیکھتے ہوئے اقبال نے پاکستان کے قیام کی نئی راہ تلاش کی تو بے جانہ ہو گا۔

اقبال کا سب سے بڑا سیاسی تخيّل یہ تھا کہ انہوں نے ایک زندہ اور وجود کا مل سوسائٹی کے قوانین، اندازِ خیال جذبات دیئے جس میں ادارے بالکل جدا ہوں گے جس کے سب افراد مافوق الانسان ہوں گے جن میں خدائے لمیزیل کی صفات زیادہ سے زیادہ موجود ہوں گی۔ یعنی سوسائٹی مساوات، اخوت اور یک جہتی کا زندہ نمونہ ہو گی اور اس میں مادیت اور عقلیت سے پیدا شدہ خرابیاں بالکل مفقود ہوں گی۔ اقبال کے خیال میں ایسی زندہ اور باعمل جماعت کسی ایسے نظام کی بنیادوں پر اٹھے گی جو اپنے زاویہ نگاہ میں مغربی اقوام کی طرح تنگ نظر اور کوتا ہیں نہ ہو گی بلکہ اس کا تصور انسان اور کائنات کے متعلق زیادہ انسانی، زیادہ

فطرت کو خرد کے رو برو کر
تسخیر مقام رنگ و بو کر

تو اپنی خودی کو کھو چکا ہے
کھوئی ہوئی شے کی جستجو کر

تاروں کی فضا ہے بیکرانہ
تو بھی یہ مقام آرزو کر

پاکستان دراصل ڈاکٹر علامہ اقبال کی خواجوں کی تعبیر و شن ہے اس تعبیر میں قائدِ اعظم نے اپنی مسائی جمیلہ سے خود ڈاکٹر علامہ اقبال کی درخواست پر واضح اور لکش رنگ بھرے اور آج دنیا کے نقشے پر پاکستان اپنی پوری شان و شوکت سے دمک رہا ہے پاکستان بنانے والوں نے تو اپنی جان، مال، عزت و آبرو کی قربانی دے کر پاکستان بناؤالا۔ اب پاکستان میں بننے والے ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ جو اس ملک سے عشق کرتا ہے وہ اسے مشاہیر پاکستان کے اقوال و افکار کی روشنی میں تعمیر کریں۔ علماء کرام کا قوم کو متحدو متفق کردینے میں اپنا تعمیری ثابت اور انقلابی کردار پاکستان کو ڈاکٹر علامہ اقبال کا پاکستان بناسکتا ہے صرف درد دل کے ساتھ تحریک پاکستان والے جذبہ کا وازادینے کی ضرورت ہے۔

جمهوریت وہ طرز حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گناہ کرتے ہیں تو انہیں کرتے

قرآن پاک کا فیصلہ ہے کہ پڑھے لکھے اور جاہل برابر نہیں ہو سکتے۔ معاشرے میں اسلامی جمہوریت کی راہ تھی ہموار ہو گی جب پڑھے لکھے طبقہ کی قدر پہچاننے سے اسی طرح معاشرہ میں تعلیم کی شرح بھی بڑھے گی۔ یہ ٹھیک ہے کہ دنیا بھر میں ایسا نہیں ہو رہا لیکن جب ہم اہل علم کی قدر افزائی کریں گے تو دنیا بھی خود بخود فطری جمہوریت سے ہم بندوں کو صرف گنیں گی نہیں بلکہ تو لیں گی بھی صالح اور صاحب علم قیادت سامنے آئے گی ہر پاکستانی اور مسلم نوجوان کو شاھین بنانے کے لئے تعلیم تدریس و کردار سازی کے ہر مرحلہ میں انہیں اقبال کی شاعری سے روشناس و اقتضائی و عامل بنانے کے لئے سامان ترتیب دینے کی انتہائی کوشش کرنے کی ضرورت ہے مردمومن اسلامی تعلیمات کے بغیر کیسے بن سکتا ہے۔

اقبال دنیا کے تمام انسانوں کو برابر ایک جیسا اور دوسرے کے لیے مددگار دیکھنا چاہتے ہیں۔ فرماتے ہیں بُتَانِ رنگ و خون کو توڑ کر ملت میں گم ہو جا نہ تواری رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

”تعمیر پاکستان میں افکار اقبال کی اہمیت“

(مسیمیرا کوثر لیکچر اردو پرس سلطانہ ڈگری کالج)

”نظریات وہ قوت ہیں جو تمہدیوں کو

جنم دیتے ہیں اور جو انقلابات کی تحریک کرتے

ہیں ان میں بہوں سے کہیں زیادہ طاقت اور آتشیں مادہ پوشیدہ ہے“ کسی قوم کی نظریاتی اور

سر بلندی حاصل کرنے کی اگر یہ نظریاتی روح کمزور پڑ گئی تو کسی اور طریقے سے قوم کو تباہی و بر بادی سے بچانا ممکن نہ ہو گا۔



بقول علامہ اقبال:

”قومیں فکر سے محروم ہو کرتا ہو جاتی ہیں“

1930 میں علامہ اقبال نے اپنے صدارتی خطبے میں دو قومی

نظریے پر روشنی ڈالی اور دلائل سے سمجھایا کہ برصغیر دو قوموں کا ملک ہے اسلام دین فطرت اور کمل ضابطہ حیات ہے مسلمانوں کے تمام معاشرتی، معاشی، اخلاقی ہمہ قسم مسائل کا حل ان کے دین میں ہے اگر انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو کر ہندو اگل ملک میں رہنے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو مسلمان بھی ہندو اور انگریز دونوں سے الگ ملک میں رہ کر ہی اپنی زندگیاں دین کے مطابق گزار سکتے ہیں انہوں نے کہا کہ برصغیر کے آئینی مسائل کا حل الگ ملک میں ہے ان کے خطاب کی روح روایا یہ الفاظ تھے۔

”میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کے صوبے ملا کر ایک ریاست بنادی جائے خواہ یہ ریاست برطانوی حکومت کے اندر خود مختاری حاصل کرے خواہ اس کے باہر مجھے ایسا نظر آ رہا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں مسلمانوں کو آخرا کار ایک منظم ریاست قائم کرنا پڑے گی۔ تحریک پاکستان میں خطبہ آلہ آباد کی انتہائی اہمیت ہے کیونکہ خطبہ آلہ آباد میں ڈاکٹر علامہ اقبال کی طرف سے پیش کیا جانے والا الگ ملک کا تصور ہی آگے چل کر پاکستان کی منزل تک پہنچا۔

تعمیر پاکستان میں افکارِ اقبال کی اہمیت

محمد حمادخان (آفس اسٹنٹ JYSC)

وطنِ عزیز پاکستان میں دو تاریخیں

ایسی ہے جس کو پاکستان کی تاریخ کا دل کہا

جائے تو غلط نہ ہو گا یعنی کہ پیدائشِ اقبال کا

دن اور وفاتِ اقبال کا دن۔



تاریخ پیدائش: 9 نومبر 1871ء

جائے پیدائش: سیالکوٹ

تاریخ وفات: 12 اپریل 1938ء

مقبرہِ اقبال: لاہور، بادشاہی مسجد

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال بیسوی صدی کے معروف شاعر، مصنف، قانون دان، سیاستدان، مسلم صوفی اور تحریک پاکستان کی اہم ترین شخصیات میں سے ایک ہیں اردو اور فارسی میں شاعری کرتے اور یہی ان کی بنیادی وجہ شہرت ہے۔ شاعری میں بنیادی روحانی تصور اور احیائے امت اسلام کی طرف ہے۔

The Reconstruction of religious thought in Islam

کے نام سے انگریزی میں ایک کتاب تحریری کی۔

چند اور مشہور کتب بھی تحریری کی جن کے نام یہ ہیں:

"بانگ درا،" "بالی جریل،" "ضرب کلیم،" "ارمغان حجاز،" "اسرا اور موز،" "بیام مشرق،" "زبورِ عجم،" "جاوید نامہ،" "پس چہ بایک کرد،" "دیوانِ محمد اقبال۔"

علامہ اقبال کی تمام خصوصیات اور فکرِ اقبال کی تمام جہتیں دراصل قرآن مجید کی عظیم رہنمائی میں تکمیل پاتی ہیں۔ علامہ اقبال کے نزدیک قوم کی عظمت رفتہ کی بحالی قرآن مجید اور حامل قرآن خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی طرف رجوع کرنے سے ہی ممکن ہے۔ انسان کے لیے رشد و ہدایت کے یہ دور استے ہیں۔ ان سے گریز کر کے نہ دین ملتا

اقبال کی فکر عالمگیر، آفاقی اور عالمی ہے وہ ضمیر عالم کی بیداری پر یقین رکھتے، وہ محنت کو زندگی کا حاصل شمار کرتے ہیں ان کے نزدیک کائنات کی ہر چیز تحریر کی جاسکتی ہے ان کے نزدیک تصوف عین شریعت ہے اقبال کے نزدیک صاحبان کردار ہی زندگی میں رہنمای کردار ادا کر سکتے ہیں اقبال کا وزن آفاقی ہے۔ ان کی سوچ اور فکر میں پاکستان پوری دنیا کے مسلمانوں کا نمائندہ ملک ہے اور یہاں کے ہر بادی کو پوری دنیا کے لئے رول ماؤل ہونا چاہیے

اقبال حرکتِ عمل پر یقین رکھنے والا دانشور ہے وہ فرماتے ہیں:

جس میں نہ ہو انقلابِ موت ہے وہ زندگی

روح ام کی حیاتِ کشمکشِ انقلاب

اس لئے پاکستان کو بھی زندگی کے میدان میں اپنی ہر پالیسی کو اپنے ملک و ملت کے بہترین مفاد میں متحرک و انقلابی ہونا چاہیے اقبال دراصل امت مسلمه، اسلام، پاکستان اور انسانیت کے شاعر ہیں ان کی شاعری میں ملت و قوم کے لئے ہر آن جد و جہد کا درس ملتا ہے وہ انسان کو انسان کامل تک سفر کے لئے نہ صرف تحریک دیتے ہیں بلکہ وہ زندگی کو انقلاب کے سوا کچھ نہیں سمجھتے۔

انقلابِ افکارِ اقبال کا اہم ترین موضوع ہے پاکستان افکار اقبال کو اپنا کر جمنی، ترکی، اور دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔

عربیاں ہیں ترے چمن کی حوریں
چاک گل و لالہ کو رفو کر
بے ذوق نہیں اگرچہ فطرت
جو اس سے نہ ہو سکا وہ تو کر

علامہ اقبال نے اپنے اشعار کے ذریعے اُمتِ مسلمہ میں ایک نئی روح پھوکی۔ اور زندگی کا مقصد سمجھانے کی کوشش کیں۔ ہم علامہ اقبال کے اقوال پر عمل پیرا ہو کر اپنی زندگی کو بہتر بناسکتے ہیں اور ایک احسن زندگی بس کر سکتے ہیں۔



واعظِ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی، شعلہ مقالی نہ رہی

رہ گئی رسمِ اذال، روحِ بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا، تلقینِ غزالی نہ رہی

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
لیعنی وہ صاحبِ اوصافِ حجازی نہ رہے

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پھاڑوں کی چٹانوں میں

اگر ہنگامہ ہائے شوق سے ہے لا مکاں خالی
خطاکس کی ہے یا رب لا مکاں تیرا ہے یا میرا

افراد کے ہاتھوں میں ہیں اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

ہے نہ دنیا اور نہ زندگی کو زندگی بنایا جاسکتا ہے اور نہ آخرت کو بقاء کا مقام دیا جاسکتا ہے۔ علامہ اقبال نے بر صغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کرنے میں جواہم کردار ادا کیا ہے، اُسے کبھی بھلا نہیں جاسکتا۔ آپ نے پاکستان کا خواب دیکھا۔ جس کو بانیِ اے پاکستان "باباۓ قوم" قائدِ اعظم محمد علی جناح نے پورا کیا۔

دسمبر 1930ء میں لاہور آباد کے مقام پر مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس جس کی صدارت ڈاکٹر علامہ محمد اقبال نے کی۔ اپنے خطبے میں آپ نے دو قوی نظریہ پیش کیا۔ اسلام دین فطرت اور مکمل ضابط حیات ہے۔ مسلمانوں کے تمام معاشرتی معاشی، اخلاقی اور ہر قسم کے مسائل کا حل دین اسلام میں ہے۔

اگر انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو کر ہندو الگ ملک میں رہنے کا مطالبہ کر رہے ہیں تو مسلمان بھی ہندو اور انگریزوں سے الگ ملک میں رہ کر اپنی زندگیاں دین اسلام کے مطابق گزار سکتے ہیں۔ بر صغیر کے آئینی مسائل کا حل الگ ملک میں ہے۔

ان کے خطاب کی روح روایہ الفاظ تھے:

"میری خواہش ہے کہ پنجاب، سرحد، سندھ اور بلوچستان کے صوبوں کو ملا کر ایک ریاست بنائی جائے۔ خواہ یہ ریاست برطانوی حکومت کے اندر خود مختاری حاصل کرے۔ خواہ اس کے باہر۔ ایسا نظر آ رہا ہے کہ شمال مغربی ہندوستان میں مسلمانوں کو آخر کار ایک منظم ریاست قائم کرنا پڑے گی"۔

ہزاروں سال نگس اپنی بے نوری پر ووتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
تحریک پاکستان میں خطبہ اللہ آباد کی بہت اہمیت ہے کیونکہ اس خطبہ میں علامہ اقبال کی طرف سے پیش کئے جانے والے الگ ملک کے تصور ہی نے پاکستان کو منزل تک پہنچایا۔ پاکستان درحقیقت علامہ اقبال کی خوابوں کی تعبیر رoshn ہے۔ علامہ اقبال کی کاؤشوں سے آج پاکستان دلش رنگ بھرے دنیا کے افق پر اپنی پوری شان و شوکت سے چمک رہا ہے۔



پاکستان فیکٹس

اویس اکبر (ایڈمن اسٹینٹ، نیجم غنی نٹ)

Rifles CSS Time, SBP

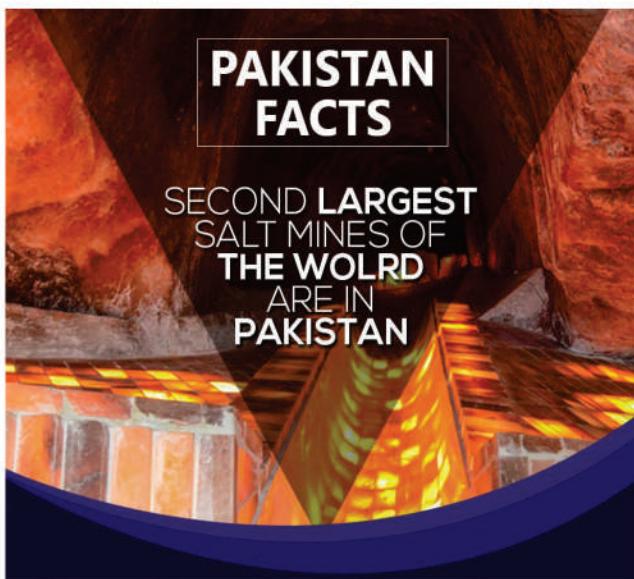
☆ پاکستان دنیا میں گندم پیدا کرنے والا آٹھواں اور ایشیا کا ڈالر پر جڑ رہا ہے میں، جو جون 2021 کے بعد سب سے زیادہ ہے۔ تیرا بڑا ملک ہے اور سالانہ 26 ملین ٹن گندم پیدا کرتا ہے۔ (اکتوبر 2020 سے اکتوبر 2021 میں 1.60 بلین ڈالر) ریکارڈ رہا۔

☆ پاکستان میں کھیوڑہ نمک کی کانیں دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کانیں ہیں۔



PAKISTAN FACTS

THE WORLD'S
LARGEST
DEEP SEA
PORT,
GAWADAR
IS IN
PAKISTAN



PAKISTAN FACTS

SECOND LARGEST
SALT MINES OF
THE WORLD
ARE IN
PAKISTAN

☆ ایشیا کا سب سے اوپرائی والاریلوے اسٹینشن پاکستان میں واقع ہے۔ یہ کچھ مسلم باغ ریلوے اسٹینشن ہے جو 7,295 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔

☆ اسٹینٹ بینک آف پاکستان کی طرف سے جاری کیے گئے پہلے نوٹ یکم اکتوبر 1948 کو 5،10 اور 100 روپے کی مالیت میں جاری کیے گئے۔ یہ کرنی نوٹ ایک برطانوی فرم تھامس ڈی لاریو اینڈ کمپنی نے چھاپے تھے۔

☆ سب سے قدیم قومی پارک ضلع بہاولپور میں لال سوہنرا ہے، جو 1972 میں قائم کیا گیا تھا۔ یہ پاکستان کا واحد بائیو سفیر ریزرو بھی ہے۔ لال سوہنرا واحد قومی پارک ہے جو اگست 1947 میں قوم کی آزادی سے پہلے قائم کیا گیا تھا۔

☆ دنیا کا کم عمر ترین نجح بننے کا ریکارڈ بھی پاکستان کے پاس ہے۔ 20 سالہ محمد الیاس 1952 میں نجح بنے۔ سائنسدانوں اور انجینئروں کا دنیا کا ساتواں بڑا مجموعہ پاکستان سے ہے۔

☆ پاکستان نے 2021 کے پہلے چار مہینوں (جولائی۔ اکتوبر) کے دوران 644.673 ملین ڈالر کے موبائل فونز درآمد کیے جو کہ گزشتہ سال کے اسی عرصے کے دوران 557.961 ملین ڈالر کے مقابلے میں 15.54 فیصد کا اضافہ ہے۔

☆ 12 اکتوبر کو پاکستان کی ٹیکنالوجی کی برآمدات 1.6 بلین

Foundation Round Up

فاؤنڈیشن راؤنڈ آپ



مختلف شعبہ جات میں ہونے والی نصابی و غیر نصابی سرگرمیوں کا تصویری احوال

رپورٹ: محمد پرویز جگوال



گرلنگ کائیڈ اسلام آباد کی طرف سے منعقد ہوئے یکمپ آف سینئر گرلنگ کے موقع پر
پرس سلطان ڈگری کالج برائے خواتین کی طالبات ٹریل 15 اسلام آباد پر



پیش چلدرن معاشرے کا واقعہ پیش حصہ ہوتے ہیں۔ سلطانہ فاؤنڈیشن پیش چلدرن سکول کے بچے آرٹ اینڈ ڈرائیگ ورک کے ساتھ۔



سلطانہ فاؤنڈیشن گرلنڈز ہائی سکول کی طالبات، یونیفارپیں کے عنوان سے منعقدہ پوستر مقابلہ میں۔



پرس سلمان انسٹی ٹیوٹ آف پروفیشنل امیجکیشن کے طلبہ کے COVID-19 ٹیسٹ لئے گئے۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کے کالج آف کامرس میں طلبہ، طالبات اور شاپ نے عید میلاد النبی ﷺ عقیدت و احترام کے ساتھ منانی۔

عید میلاد النبی ﷺ

سلطانہ فاؤنڈیشن کا ج آف کامرس میں طلبہ، طالبات اور
سٹاف نے عید میلاد النبی ﷺ عقیدت و احترام کے ساتھ منانی۔



ویکم ٹو سلطانہ فاؤنڈیشن

سلطانہ فاؤنڈیشن کا جمع آف کامر میں نئے آنے والے طلبہ و طالبات کو ویکم کیا گیا، پرنسپل مسٹر عارف اعوان اور دیگر شاف نے طلبہ طالبات سے خطاب کیا۔



GUEST OF HONOUR

ڈاکٹر عصیر HOD فریکل تھراپی ڈیپارٹمنٹ NGC اور مسٹر عامر ولید کیمپس ڈائریکٹر NGC نے سلطانہ فاؤنڈیشن کے چیئرمین انجینئر عزیز غنی کے ہمراہ مختلف اداروں کا وزٹ کیا جس میں انہوں نے سلطانہ فاؤنڈیشن کے کام اور کردار کو سر اہل۔



سلطانہ فاؤنڈیشن میں خسرہ اور روپیلا بیماریوں سے بچاؤ کی قومی مہم کا آغاز کیا گیا۔



سلطانہ فاؤنڈیشن کا ادراہ جمیس یوسف صراف سنٹر کی طالبات کو تعلیم کے ساتھ ساتھ مختلف عملی سکلر بھی سکھائی جاتی ہیں۔



محترم مہمان شہزاد نوzenے ایگریگٹو ڈائریکٹر نعیم غنی سینٹر جناب حسن نعیم کے ہمراہ سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف شعبہ جات کا وزٹ کیا
مہمان گرامی کا نعیم غنی سینٹر کے شاف کے ہمراہ گروپ فوٹو

بوازٹھائی سکول میں اقبال ڈے

سلطانہ فاؤنڈیشن کے بوازٹھائی سکول میں یوم اقبال کے موقع کی مناسبت سے چیئر مین انجینئر عزیز غنی اور ڈائریکٹر آف سکولز ڈاکٹر شمیمہ عزیز طلبہ کی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے اور سٹاف کے ہمراہ اگرپ فوٹو۔

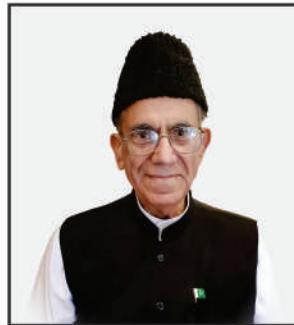


جمش یوسف صراف سلطانہ فاؤنڈیشن (بے سکول بچوں کا پراجیکٹ) نے ان بچوں کے اعزاز میں پروگرام منعقد کیا جنہوں نے 2016 میں موقع سکول فراش ٹاؤن سے کلاس چھم اور 2021 میں سلطانہ فاؤنڈیشن کے مختلف اداروں سے میٹرک پاس کیا جن کے تمام تعلیمی اخراجات سلطانہ فاؤنڈیشن نے برداشت کئے۔



ان کی باتیں اور یادیں

ملک ندیم احمد لطیف..... چیر مین آفس، سلطانہ فاؤنڈیشن



ان پڑھا اور جاہل سے جاہل فرد بھی معرفت ہوتا۔ ان کا دروازہ ہر کسی کے لیے کھلا رہتا تھا اور ان سے ملاقات میں کوئی پسند نہ پسند یا چھوٹے بڑے سٹیشن کا امتیاز آڑے نہ آتا تھا۔ ہر کسی کی عزت نفس کا پورا خیال رکھتے تھے۔

اپنے یا فاؤنڈیشن کے کسی بھی شعبہ کے چھوٹے سے چھوٹے سٹاف ممبر کو عزت اور تکریم دیتے تھے۔ بھول، چوک، غلطی پر تنبیہ بھی کرتے تو بڑی خوش اسلوبی سے۔ ڈائٹ ڈپٹ اور بے عزتی ہر گز نہیں کرتے تھے۔ ویسے بھی ان کا ایک مقولہ ہے کہ ”غلطی وہی کرتا ہے جو کام کرتا ہے“، اور اسی لیے ان کی نظر کسی کی غلطی پر نہیں بلکہ اس پر ہوتی تھی کہ اس نے کام کیا اور کام کو وہی وہ اہمیت دیتے تھے۔

الغرض ڈاکٹر نعیم غنی بہت بڑے اور بہت قابل ڈاکٹر تھے بہت بڑے انسان دوست Philanthropist بھی تھے، لیکن سب سے بڑی بات یہ کہ انسان کا انسان سمجھنے والے بہت اچھے انسان اور حقیقت میں ایک بڑا آدمی تھے۔

آج ڈاکٹر نعیم غنی صاحب کی وفات کو ایک سال ہو گیا۔ ان کی باتیں اور یادیں آج بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ روزانہ کسی نہ کسی حوالے سے ان کا تذکرہ ہوتا ہے اور ہم ان کی باتیں یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

ڈاکٹر صاحب کی ہمہ جہت شخصیت کے بہت سے روشن اور نمایں پہلو ہیں جن پر لکھا اور بولا جاسکتا ہے لیکن میں ان کی جس صفت سے، ان کی شخصیت کے جس پہلو سے سب سے زیادہ متاثر ہاں ہوں وہ ان کی حلم مزاجی، بردباری اور حسن اخلاق ہے۔

علم کے ساتھ حلم اور حسن اخلاق جس کو نصیب ہو جائے اس کا مقام انسانوں میں بہت بلند ہو جاتا ہے۔ ایسا انسان ہر دل عزیز ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت یقیناً ہر دل عزیز تھی اور ہے۔ آج تک، اور آج بھی، جس کے منہ سے سنی، ان کی تعریف ہی سنی ہے۔ ان سے ملنے والے ہر فرد کی کوئی نہ کوئی خوشنگوار یاد ان سے وابستہ ہے۔

ان کے علمی مقام کا ادراک تو ہی کر سکتے ہیں جو خود علم والے ہوں لیکن ان کی خوش اخلاقی، ہر چھوٹے بڑے اور ہر خاص و عام سے یکساں عزت، محبت اور شفقت سے پیش آنا ان کا ایسا وصف تھا جس کا



Introduction to Inclusive Education



پیشل چلڈرن سکول کے زیر اہتمام سیشن کا انعقاد

رپورٹ: مس ستارہ ظفر (پیشل چلڈرن سکول)

25 اکتوبر 2021 بروز سوموار C G میں پیشل چلڈرن سکول کے زیر اہتمام نیشنل انسلیوٹ آف پیشل ابیجوکیشن (NISE) کی طرف سے ایک سیشن کا انعقاد کیا گیا۔ جس کا عنوان تھا Introduction to inclusive education

تقریب میں نیشنل انسلیوٹ آف پیشل ابیجوکیشن کی طرف سے چار ممبران نے شرکت کی جن کے نام درج ذیل ہیں:

1- ڈاکٹر عروج نجم الثاقب (سائیکالوجسٹ) 2- محترم محمد علی (سوشل کیس ورکر)

3- مس نمل جواد (فریلینس اپسٹ) 4- محترم اسامہ خان (اٹینڈنٹ)

سلطانہ فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈائریکٹر سکولز ڈاکٹر ثمینہ عزیز غنی صاحبہ، پرنسپل پیشل چلڈرن سکول مسز شاستہ کیانی اور شفاف، سلطانہ فاؤنڈیشن کے دیگر اداروں کے اساتذہ کرام اور والدین نے شرکت کی۔

تقریب کے انعقاد کا مقصد یہ آگاہی پیدا کرنا تھا کہ پیشل بچوں کے ساتھ سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کے موقع فراہم کئے جائیں۔ اساتذہ ان بچوں میں کسی قسم کی کوئی تفریق نہ رکھیں اور ان بچوں کے ساتھ نارمل بچوں کی طرح کا ہی روایہ اپنایا جائے۔ ان بچوں کے لئے سکولوں میں ایک مخصوص کوڈ رکھا جائے تاکہ یہ بچے بھی نارمل بچوں کے ساتھ پڑھ کر خود میں اعتماد کو بحال کر سکیں۔ تقریب کے اختتام پر ڈائریکٹر سکولز ڈاکٹر ثمینہ عزیز غنی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور پیشل بچوں سے متعلق والدین کے مسائل سننے اور ان کو حل کرنے کی یقین دہانی کرائی۔



نورین باجی کا باورچی خانہ

چکن کلیئر سوپ

اجزاء:

آدھ کپ	14- مٹر	1 کھانے کا چیج
1 چوتھائی کپ	15- بیسی کارن	2 عدد
بنا نے کی ترکیب:		3 عدد
(1) ایک پین میں کھانے کا تیل گرم کر کے اس میں کالی مرچ، لوگ،		4- تیز پات
تیز پات، پیاز، گاجریں، سبز پیاز، چکن کی ہڈیاں، نمک اور پانی ڈال کر		
ہلکی آنچ پر تیس منٹ پکائیں۔ (2) اب اس سخنی کو ممل کے کپڑے میں		
ڈال کر چھان لیں اور دو منٹ پکائیں، سخنی تیار ہے۔		
(3) پھر چکن لے کر اس کو ٹکڑوں میں کاٹ لیں۔		
(4) اب ایک برتن میں نمک، پانی اور مٹر ڈال کر پانچ منٹ ابال کر		
چھان لیں۔		
(5) پھر ایک دوسرے باول میں نمک، پانی اور گاجریں ڈال کر تین منٹ		
ابال کر چھان لیں۔		
(6) اب ایک پین میں کھانے کا تیل گرم کر کے اس میں سرخ مرچیں		
ڈال کر ایک منٹ بھون لیں۔		
(7) پھر اس میں چکن کے ٹکڑے ڈال کر دو منٹ پکائیں۔		5- گاجر
(8) اب اس میں گاجریں، مٹر، بے بی کارن اور نمک ڈال کر اچھی طرح		6- ہری پیاز
کمس کر لیں۔		7- چکن کی ہڈیاں
(9) پھر آخر میں اس میں سخنی اور ہری پیاز ڈال کر تیز آنچ پر ایک منٹ		8- نمک
پکائیں۔ (10) مزیدار چکن کلیئر سوپ تیار ہے۔		9- پانی



1 چوتھائی کپ	5- گاجر
1 چوتھائی کپ	6- ہری پیاز
150 گرام	7- چکن کی ہڈیاں
حسب ذاتہ	8- نمک
حسب ضرورت	9- پانی
آدھ کپ	10- گاجر
1 کھانے کا چیج	11- کھانے کا تیل
3 عدد	12- لال مرچیں
200 گرام	13- چکن بون لیں

علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب!



آج کی بات: پیارے ننھے منے ساتھیو السلام علیکم! کہیے کیا احوال ہیں۔ جی ہاں سردی کی آمد آمد ہے اور میں دیکھ رہی ہوں کہ کچھ بچوں کی صحت ٹھیک نہیں ہے۔ صفائی کا خیال رکھیں اور رکھانے پینے میں احتیاط بر تین تاکہ موسم کے موسم کے اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ عزیز ساتھیو آپ قومی شاعری علامہ اقبال کے نام سے تو واقف ہی ہیں وہ فرماتے ہیں۔ گرتا ہیں ہو گئیں میلی تو کیا پڑھنے کا لطف کام کی چیزیں ہیں جوان کی حفاظت چاہیے اس شعر میں آپ کے لئے یہ پیغام ہے کہ کتاب جو علم کے خزانے سے بھری ہوتی ہے اور ہمیں حیوان سے انسان بناتی ہے اس کے قدس کا خیال رکھیں ان کو میلانہ کریں، ایک ایک صفحے کا خیال رکھیں اور پھٹنے سے بچائیں۔ کچھ طلبہ کلاس میں اور گھر میں بھی کتابوں کو بہت بے احتیاطی سے ادھر ادھر پھینکتے ہیں جو انتہائی غیر مناسب بات ہے۔ اسی طرح سکول کی باقی اشیاء کو بھی سنبھالنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ یاد رکھیں اگر آپ کتاب کی عزت نہیں کریں گے تو کتاب بھی آپ کو رسوانی سے نہیں بچا سکے گی۔ (آپکی باجی، رفتہ رشید)

سنچالیں گے۔ ”علی بیٹا! ہم یہ مسجد میں لگے ڈبے میں ڈالیں گے۔ ان اوراق کو اکٹھا کر کے پاک صاف مٹی میں دبادیا جاتا ہے یا ان کو دوبارہ نئے کاغذوں کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔“ محمد علی نے کہا۔ ”یاد آیا اس کو، ری سائیکلنگ،“ کہتے ہیں۔“ دادا جان نے کہا: ”علی بیٹا! بالکل درست کہا۔ علی نے دادا جان سے تمام اوراق لئے اور کہا۔ دادا جان! چلیں مسجد جاتے ہیں اور میں یہ تمام اوراق اپنے ہاتھوں سے ڈالوں گا اور اپنے دوستوں کو بھی اس بات سے آگاہ کروں گا۔“ دادا جان نے اسے شباباش دی اور دونوں مسجد کی طرف چل پڑے۔



”سفید ریچھ“

یہ ریچھ ہی کی ایک قسم ہوتی ہے۔
جو کہ بحرِ مخدوم اور اس کے اطراف میں پائی جاتی ہے۔
یہ میں پر پائے جانے والا سب سے بڑا شکار خور جانور ہے۔
ایک بالغ نر کا وزن تقریباً 400-680 کلوگرام یعنی



1500 سے 800 پاؤ تک ہوتا ہے۔
یہ ریچھ بہت ملائم اور نرم ہوتا ہے جسے بچے بھی بہت پسند کرتے ہیں۔

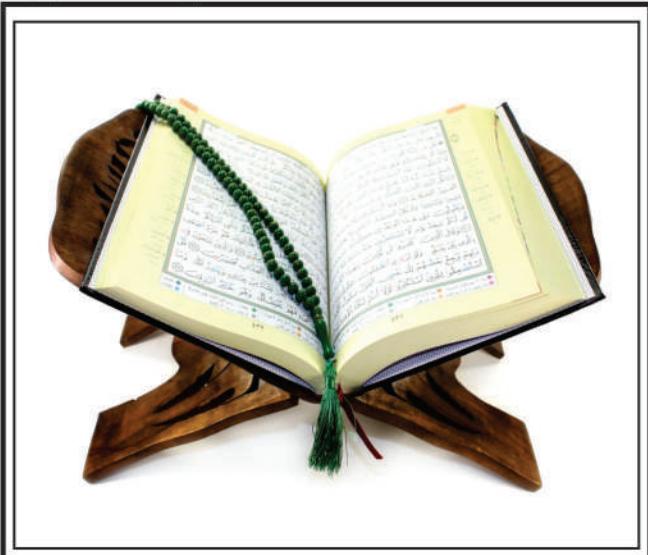
ماہ نور بانو (پرائزیری سکول) *

”روشن خیالات“

”حضور اکرم“ نے فرمایا دوسروں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے۔“

”مقدس اوراق“

دادا جان نے اپنا چشمہ صاف کیا اور علی کو آواز دی۔ ”علی بیٹا! جلدی آؤ، نماز پڑھنے مسجد جانا ہے۔“ دادا جان کی آواز سن کر علی وضو کر کے آگیا۔ پھر دونوں گھر سے باہر نکلے۔ باہر نکلتے ہی دادا جان نے زمین پر گرے ہوئے کاغذوں کو دیکھا۔ دادا جان نے گرے ہوئے کاغذ کو غور سے دیکھا اور اٹھا لیا۔ علی نے چونک کر کہا۔ ”دادا جان! آپ نے زمین پر پڑا



ہوا کاغذ کیوں اٹھایا؟ دیکھیں تو کتنا گندा ہے۔“ دادا جان نے کہا: ”علی بیٹا! ابھی بتاتا ہوں۔“ یہ کہہ کر دادا جان نے گیس کے میٹر میں پھنسنے ہوئے اوراق بھی نکال لئے۔ انہوں نے ان کو صاف کیا اور علی کو دکھاتے ہوئے کہا: ”علی بیٹا! یہ دیکھو ان اوراق پر قرآنی آیات لکھی ہوئی ہیں۔ جب یہ پھٹ گئے تو کوئی انہیں یہاں پھنسا گیا اور انہی میں سے ایک ورق نیچے گرا ہوا تھا۔ علی نے کہا۔ ”میں بھی آئندہ خیال رکھوں گا اور ایسے اوراق کی بے ادبی نہیں ہونے دوں گا۔ دادا جان! اب ہم ان کو کہاں

6۔ نماز وقت پر ادا کرنے سے انسان میں وقت کی پابندی اور نظم و ضبط جیسی اچھی عادتیں پیدا کرتی ہیں۔ نماز ایک بدنی عبادت ہے۔

7۔ نماز پڑھنے سے انسان کے دل کو سکون اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ (عبدالمنان، چہارم (بليو) ﴿

”محملی کے فائدے“

محملی کھانے سے نظر تیز ہوتی ہے اور صحت تدرست رہتی ہے۔
محملی دل کو صحت مند بناتی ہے۔

محملی دماغ کو روشن کرتی ہے اور حافظہ بہتر بناتی ہے۔
محملی کھانے سے آپ ذیابطس سے محفوظ رہتے ہیں ہے۔

محملی کا باقاعدہ استعمال ذہنی تناؤ کو دور کرنے میں انتہائی فائدہ مند ہے۔

محملی کھانے سے خون کی روانی میں بہتر آ جاتی ہے۔
(ماہنور بانو)

”نماز کے فوائد اور اہمیت“

1۔ نماز اللہ تعالیٰ سے ہمارا تعلق جوڑتی ہے۔

2۔ نماز ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

3۔ نماز پڑھنے سے انسان ایک اچھا انسان بن جاتا ہے۔

4۔ نماز ہمیں بُرے کاموں سے روکتی اور نیکی کی طرف توجہ دلاتی ہے۔



محنت سے وہ نہ گھبرا تا
مارنے وہ استاد سے کھاتا
سب سے پہلے ہاتھ اٹھاتا
اور استاد سے دادوہ پاتا
تم بھی محنت کو اپنا لو
پاس ہونے کا ہوتا یقین
خوشی خوشی اسکول کو جاتا
جب بھی کرتے سوال استاد
دیتا اکثر ٹھیک جواب
میرے دلیں کے نونہالو
(محمد شفیق اعوان)



علامہ اقبال کے انتقال کی خبر سن کر متحده ہندوستان کی طرف سے گھرے غم و دکھ کا اظہار کیا گیا اور ملک بھر میں عام تعطیل کا اعلان کیا گیا۔ علامہ اقبال کی وفات پر لاہور کے ایک انگریز افسر نے علامہ اقبال کے ایک عقیدت مند دوست سے کہا: ”تم نے ہندوستان کے آخری مسلمان کو سپردِ خاک کر دیا ہے۔“

ان کا مزار حضوری باغ میں بادشاہی مسجد لاہور کے صدر دروازے کے قریب ہے۔ علامہ اقبال کی حضوری باغ میں تدفین ہوتی، لیکن مزار کی تعمیر بعد میں کی گئی تھی۔ *

”مسکرائیے“

ایک صاحب دوسرے صاحب سے: جرایں دھو کر پہنا کریں۔ ایسا نہ ہو کے کامیابی آپ کے قدم چونے آئے تو وہیں بے ہوش نہ ہو جائے۔ *****

زمیندار نے کسان سے کہا: ”اگر تم نے سستی کی تو اس درخت پر زیادہ چیکنیں لگ سکیں گے۔“

کسان: ”چودڑی صاحب! میں کتنی بھی کوشش کروں اس درخت پر ایک بھی چیکنیں لگ سکتا، یہ سب کا درخت ہے۔“ ***
ایک بچے کی لکھائی بہت خراب تھی۔

استاد نے اس کی کاپی پر لکھا، صاف صاف لکھا کرو
دوسرے دن شاگرد نے کہا: ”ماستر صاحب! آپ نے کاپی پر کیا لکھا تھا، پڑھا ہی نہیں جا رہا ہے۔“ ***

نخا جاوید دوڑتا ہوا آیا اور امی سے بولا: ”امی! پانی کے ملنے میں ایک چوہا پڑا ہے۔“

امی بولیں: ”پھر تم نے کیا کیا؟“

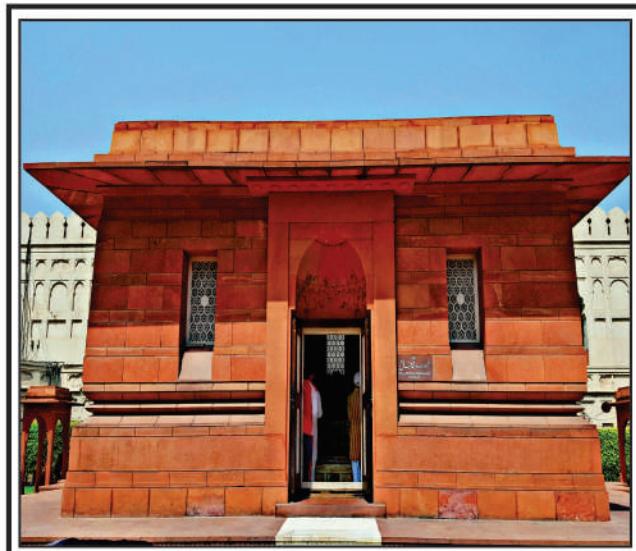
نخنے نے کہا: ”میں نے اس میں بلی ڈال دی ہے۔“

(ہندیہ ندیم، اسلام آباد)

”مزار اقبال“

مفکر پاکستان شاعر مشرق علامہ محمد اقبال بیسویں صدی کے معروف شاعر، قانون دان، سیاست دان اور تحریک پاکستان کی اہم شخصیات میں سے ایک تھے۔ اردو اور فارسی میں شاعری کرتے تھے۔ اسلام سے خصوصی لگاؤ رکھتے تھے۔

جنوری 1923ء میں علامہ اقبال کو ”سر“ کا خطاب ملا۔ انہوں نے خطبہ الہ آباد میں مسلم لیگ کے اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے بر صغیر کے مسلمانوں کے لیے الگ اور آزاد اسلامی ریاست کے قیام کا تصور پیش کیا، جو بعد میں پاکستان کے قیام کی بنیاد بنا۔ مگر افسوس کہ جب یہ اسلامی ریاست 14 اگست 1947 کو وجود میں آئی تو علامہ اقبال اسے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ سکے کیونکہ قیام پاکستان سے پہلے

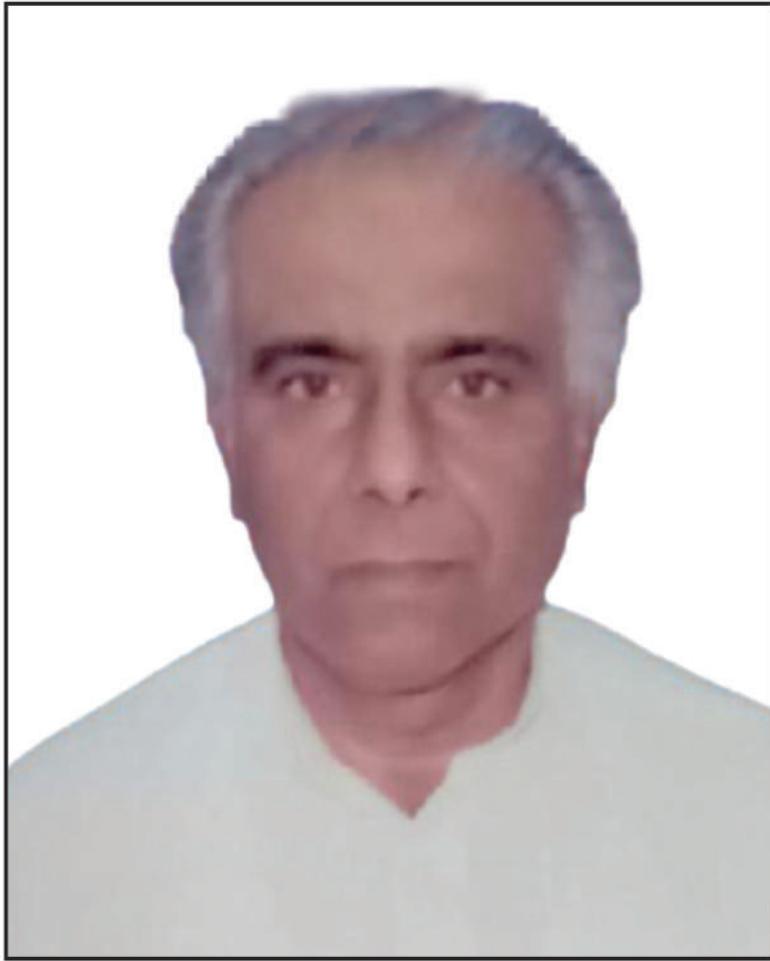


ہی 21 اپریل 1938 (۱۹ صفر المظفر ۱۳۶۶ھ) کو جعرات کے دن انتقال کر گئے تھے۔

علامہ اقبال کی وفات جاوید منزل میں ہوتی تھی۔
جاوید منزل کا موجودہ نام علامہ اقبال میوزیم ہے۔

اعزاز

اصلاح فکر ٹرسٹ (سلطانہ فاؤنڈیشن) فری کلینک
محترم ڈاکٹر اقبال نیازی نے فیملی میڈیسین میں گولڈ میڈل حاصل کر لیا۔



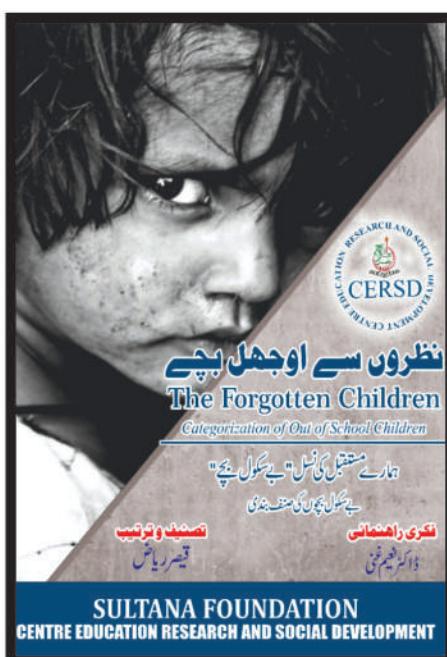
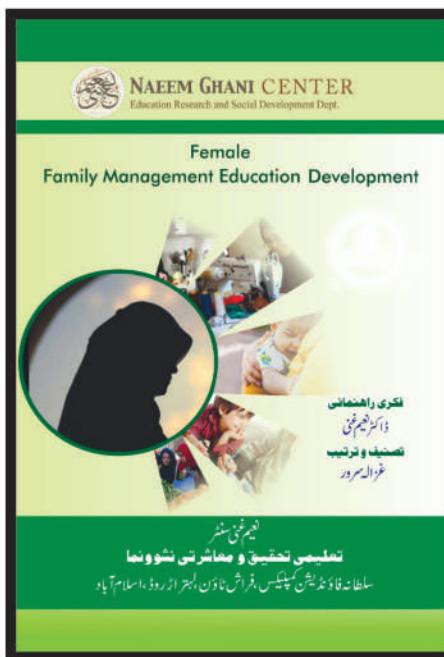
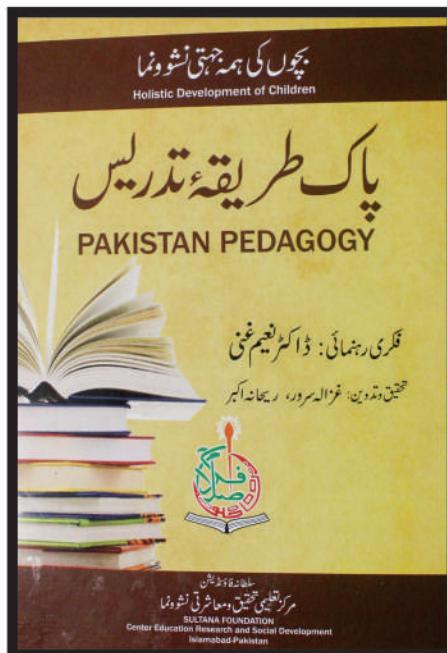
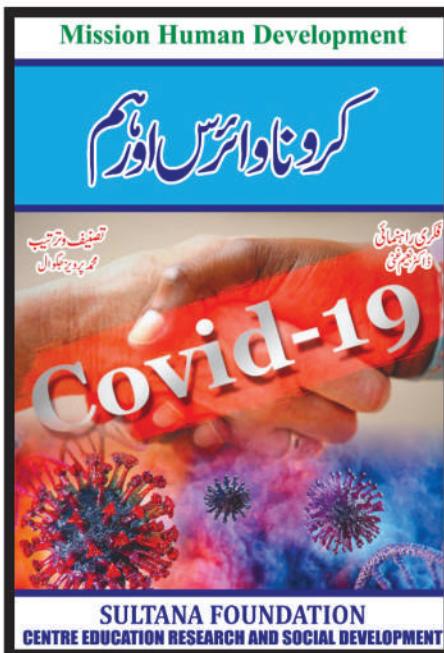
سلطانہ فاؤنڈیشن میڈیکل شعبے کے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر اقبال نیازی نے فیملی میڈیسین میں سپیشلائیز کیا ہے اور MCPS فیملی میڈیسین کی ڈگری حاصل کی ہے نہ صرف یہ بلکہ ڈاکٹر اقبال نیازی نے MCPS میں گولڈ میڈل حاصل کیا ہے یہ سلطانہ فاؤنڈیشن کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ فیملی میڈیسین پرائمری Care میں طب وہ شاخ ہے جو افراد اور خاندان کو اور خاندان کے ہر عمر کے افراد کو ہر جنس کے افراد کو اور ہر قسم کی بیماریوں اور جسم کے ہر حصے کی بیماریوں کا مسلسل اور جامعہ ہمیلتھ کیر (Health Care) مہیا کرتی ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب کو اس عظیم کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

رپورٹ - میڈیکل ڈیپارٹمنٹ

ہماری کتب

معاشرتی تعمیر نو، ہمہ جہتی، نشوونما اور فکری ارتقاء کے لیے تیار کی گئی کتب۔

رائے ساز شخصیات اور ادارے کے لیے رہنمائی کا ذریعہ



منگوانے کے لیے

نعمیم غنی سینٹر۔ سلطانہ فاؤنڈیشن کمپلکس، فراش ٹاؤن، ہتر اڑ، اسلام آباد

فون - 051-2618021-6

الحمد لله! تعمیر انسانی کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور ان کی شیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفاقت سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید تحریر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈاکٹر یکم ایڈمنیسٹریشن

عطيات

سپتمبر، اکتوبر۔ نومبر 2021ء

ٹرست ممبر	ڈاکٹر داؤد ملک، اسلام آباد۔	10,000 روپے
ڈاکٹر ندیم نعیم صاحب۔	محترم شریف بلوج، اسلام آباد۔	400,000 روپے
انجینئر عزیز غنی، (چیر مین)۔	محترم امان الرحمن (UAE)	50,000 روپے
نقد عطیات	محترمہ عائشہ و سیم، کراچی۔	2000 روپے
آمن فہد عزیز ایڈ فارہد عزیز، اسلام آباد۔	زکوٰۃ	50,000 روپے
ڈاکٹر تصدق حسین راجہ، اسلام آباد۔	انجینئر حسام الدین، اسلام آباد	25,000 روپے
محترمہ فاروق ڈیوڈ، اسلام آباد۔	میثیریل عطیات	1,850 روپے
محترمہ عائشہ و سیم، کراچی۔	محترمہ فاروق ڈیوڈ۔ اسلام آباد	2,000 روپے
فریڈریک آف فاؤنڈیشن۔	شیخ عماد الحق، اسلام آباد	7,500 روپے
فریڈریک آف فاؤنڈیشن۔	شیخ عماد الحق، اسلام آباد	2,000 روپے
اشفاق محمود، اسلام آباد۔	ڈاکٹر صدف گل، اسلام آباد	5,000 روپے
فریڈریک آف فاؤنڈیشن۔		1,000 روپے
ڈاکٹر سامعہ احمد، اسلام آباد۔		50,000 روپے

Accounts

**Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)**

IBAN: PK02SONE0016020005255978
Soneri Bank Limited

**Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)**

IBAN: PK31NBPA2067003008674758
NBP - National Bank of Pakistan

تعلیمی کفالت میں حصہ دار بنئے!

اَللّٰهُمَّ! تَعْلِيمُ انسانٍ کا جو مشن ڈاکٹر نعیم غنی اور آن کی ٹیم نے شروع کیا تھا وہ اپنی روح کے مطابق پوری رفتار سے آگے بڑھ رہا ہے۔ سلطانہ فاؤنڈیشن اپنے مشن میں مزید مخیر خواتین و حضرات کی شمولیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ فاؤنڈیشن جس انسانی اور فلاحی مشن کو آگے بڑھانے میں مصروف ہے اس میں آپ لوگوں کی شمولیت ادارے کے لئے باعث تقویت ہے۔ (ڈاکٹر نعیم غنی ڈائریکٹر ایڈنٹریشن)



Student Sponsorships

School Students	
Girls College Students	
Science/Commerce – College Students	
Institute if Technology Students	
M.Com Students (Masters)	
Special Children School Students	
Vocational Students	
Out-of-School Children	
Nursing/Assistant Health Officer Student	

Monthly	Annual	
Rs: 1,600/-	Rs: 19,200/-	Till Matric
Rs: 2,100/-	Rs: 25,200/-	1-4 years
Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-	1-4 years
Rs: 2,400/-	Rs: 28,800/-	1-3 years
Rs: 5,000/-	Rs: 60,000/-	1-2 years
Rs: 3,200/-	Rs: 38,400/-	Till Matric
Rs: 2,000/-	Rs: 24,000/-	1 Year
Rs: 1,300/-	Rs: 15,600/-	Till Primary
Rs: 3,000/-	Rs: 36,000/-	1 Year

Take your part in this National Responsibility - Enable the future generations with Education

Accounts

Title: Sultana Foundation
A/C# 20005255978 (Branch Code: 0160)

IBAN: PK02S0NE0016020005255978
Soneri Bank Limited

Title: Islah-e-Fikr Educational & Welfare Trust
A/C# 3008674758 (Branch Code: 2067)

IBAN: PK31NBPA2067003008674758
NBP - National Bank of Pakistan

پرس سلطانہ ڈگری کالج برائے نسخا تین "اقبال کے خواب کی تعبیر، قائد کا پاکستان" کے عنوان سے تقریب کی جھلکیاں





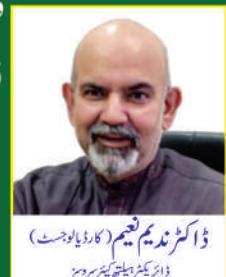
ہمارا راستہ معاشی آزادی
Our Path is Economic Freedom.

ہماری منزل فکری آزادی
Our Destination is Freedom of Thought.

ہم ہر سال تقریباً 35 ہزار مریضوں کا مفت علاج کر رہے ہیں۔ -ڈاکٹر ندیم

فری کلینک کا اجراء 4 مئی 1994ء کو کیا گیا۔ اب تک 10 لاکھ مریضوں کا علاج کیا جا چکا ہے۔ نرنسنگ سکول اور فرسٹ ایڈ پروگرام بھی شروع ہے۔ نرنسنگ سکول سے اب تک 1600 اسٹudent ہیلٹھ آفیسرز فارغ التحصیل ہو چکی ہیں۔

فری کلینک کا سالانہ بجٹ تقریباً ایک کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ بجٹ کا زیادہ تر حصہ مختیّر خواتین و حضرات کے عطیات سے پورا کیا جاتا ہے۔



اصلاح فکر ٹرست (سلطانہ فاؤنڈیشن) فری کلینک
فراش طاؤن، لہڑاٹ روڈ، اسلام آباد۔ 051-2329150

Islah-e- Fikr Educational & Welfare Trust ®
Social Reconstruction Through Human Development



NAEEM GHANI CENTER
Education Research, Social Development & Communication Center

Sultana Foundation

